MIRZAPORE EDUCATIONAL BOOKS.

URDU SERIES.

NO. III.

تذکرة العاقلین

EDITED

BY M. ATMORE SHERRING, LL. B.

SECOND EDITION.

مرزاپور

یتیموں کے چھاپے خانے میں چھاپی گئی *

سنہ ۱۸۶۱ عیسوئی *

[قیمت چھہ آنہ]

دیباچه

اِس کتاب کي تصنیف سے یہہ غرض هی که اِس کے مطالعه کرنے والے عقیل و فہیم هوں اور تحصیل ء علم سے اُن کے قلب کو صفائي و روشني حاصل هو کیونکه سنجیده لوگوں نے یوں کہا هی که جہالت باعث ء تاریکي ء دل هی اور علم سبب ء جلاے قلب هی اگر فضل و الٰهي شامل ء حال هو تو اِس جانب کا اِراده یہه هی که دو دو مہینے میں ایک ایک کتاب که جس کا پڑهنا موجب ء حصول ء علم و عقل هو زبان ء هندي اور اُردو میں مطبوع کروایا کروں اِن کتابوں میں بہت باتیں خیر خواه ء هند نامے اخبار سے جو مُدّت تک پادري میتھر صاحب مہتمم کے اِهتمام سے طبع هوتا تها منتخب کرکے اور جابجا اُس کي غلطیوں کو بپایه ء صحت پہنچا کر اور کچهه اپني طرف سے بڑهاکر چند باتیں نئي سوا اُس کے حیّز ء قلم میں لاکر طبع کروایا کرونگا *

M. A. S.

مرزاپور فبرواري ۱
سنه ۱۸۶۱ عیسوئي *

فہرست

صفحہ

تذکرة العاقلین

پہلي فصل *

جیمس وات صاحب کا احوال

یہہ صاحب ایک مشہور فیلسوف کل بنانیولا اور انجینیر تھا جو ایجاد کرنے کي طاقت اور علم و ہنر میں بڑي واقفیت رکھتا تھا اور

بہ سبب ایجاد کرنے طرح طرح کی عجیب صنعتوں کے سارے نامور لوگوں کی پہلی قطار میں کھڑے ہونے کے لایق ہی *

اُس کا پردادا اِسکاٹلنڈ کے صوبہ ٔ ابرڈین میں کشتکاری کرتا تھا لیکن خانہ جنگی میں شریک ہوکر مارا گیا اور اُس کا کھیت ضبط ہو گیا اُس کے بیٹے طامس واٹ نے جو اُس وقت بچہ تھا اپنے رشتہداروں سے پرورش اور تربیت پائی اگرچہ یہہ وقت بڑی بے اِنتظامی اور اِیذارسانی کا تھا تو بھی اُس نے ترقی کرکے اُس علم میں ایسی مہارت پیدا کی کہ بعد اُس کے جب لوگوں میں چین اور امن ہونے لگا تب وہ شہر ٔ گریدوک میں علم ٔ مذکور اور اُس کے مُتعلق فنون یعنے جریب کشی اور جہاز رانی کا مُدرس ہوا وہاں اُس نے ناموری حاصل کی اور سنہ ۱۷۳۴ عیسوئی کو اِکیانوے برس کا ہوکے جان بحق ہوا *

اُس کے دو بیٹے جان اور جیمس تھے جان ریاضیدان ہوکر پہلے شہر ٔ ایر اور بعد اُس کے شہر ٔ گلاسگو میں رہنے لگا وہاں لوگوں کے کھیتوں کی جریب کشی اور آراستگی کے کاموں میں مشغول رہا وہ شخص بہت صفائی اور درستی کے ساتھہ نقشہ کھینچتا تھا سنہ ۱۷۳۷ عیسوئی کو اوسط عمر میں مر گیا اُسکا چھوٹا بھائی جیمس جو محنتی اور تیز فہم تھا گریدوک شہر میں پیشہ سوداگری کا کرنے لگا اور بیس برس تک اُسی شہر کا ایک مُنتظم یعنے مجسٹریٹ ہوکر اُس کی زیادہ رونق اور آراستگی کی اُس کے دو بیٹے ہوئے پہلا جیمس جس کا تذکرہ اب لکھا جاتا ہی دوسرا جان جو ذہین شخص

تھا لیکن جہاز پھٹ جانے کے سبب ۲۰ برس کي عمر میں سمندر کے درمیان ڈوب گیا اُن کے باپ نے کارخانہ و تجارت کے بگڑ جانے کے باعث اپنے مرنے سے کئي سال پیشتر خانہ نشین ھوکر سنہ ۱۷۸۲ عیسوئي کو ۸۴ برس کے سن میں وفات پائي *

اُس کا پہلوٹھا بیٹا جیمس شہر و گریدوک میں ۱۹ویں جنوري سنہ ۱۷۳۶ عیسوئي کو پیدا ھوا اور لڑکپن سے اُسي شہر کے مدرسوں میں تربیت پائي لیکن بہ سبب طبیعت کي ناساري کے مدرسوں میں بہت کم حاضر ھوا کرتا تھا اکثر اُس نے گھر ھي پر کتابوں کے مُلاحظے سے علم حاصل کیا اور اکثر وہ کل کے اِیجاد کرنے کي صنعتوں میں مشغول رھتا تھا اٹھارہ برس کي عمر میں وہ اِس فن میں زیادہ مہارت پیدا کرنے کے لیئے شہر و لنڈن میں گیا اور علم و ریاضي کے آلات بنانے کا ھنر سیکھنے لگا بعد ایک سال کے بہ سبب اکثر بیمار اور کمزور رھنے کے اُس کو اپنے باپ کے پاس لوٹ آنا پڑا *

ظاھرا تھوڑي مدت میں اُس نے بڑي ترقي کي تھي اور اِسکاٹلنڈ میں پھر آنے کے بعد بھي اُس فن میں زیادہ ترقي کي وہ کبھي کبھي شہر و گلاسگو میں اپني ما کے رشتہ‌داروں کي ملاقات کے واسطے جاتا تھا اور اُس کا اِرادہ ھوا کہ اپنا کام وھیں جاري کرے لیکن اُس شہر کے لوگوں نے اُس کو اجنبي سمجھکر اُس سے مخالفت کي تب صدر مدرسہ کے مُدرسوں نے اُسے اپنے پاس جگہہ دي اور کئي کمرے اُسکے رھنے اور کام کرنے کے لیئے دیئے تاکہ مدرسے کے واسطے علم و ریاضي کے آلات طیار کرے یہہ حال سنہ ۱۷۵۷ عیسوئي میں جس

وقت کہ وہ ۲۱ برس کا تھا وقوع میں آیا واٹ صاحب نے اپنے پیشہ میں بڑی کوشش کی اور فرصت کے وقت طرح طرح کے علم سیکھے وہ سنہ ۱۷۶۳ عیسوئی تک مدرسے میں رہا بعد اُس کے اُسی شہر میں رہکر اپنی شادی کی *

جانا چاھیئے کہ آگے بھاپھہ والی کلوں کی یہہ ترکیب تھی کہ ایک بڑے دیگ میں پانی کھولتا اور اُس کی بھاپھہ نل میں داخل ھوکر ڈنڈے کو نل کے سرے تک پہنچاتی تھی بعد اُس کے تھوڑا سا ٹھنڈھا پانی نل میں ڈالا جاتا کہ بھاپھہ کو پانی کر دیتا تھا اور جب نل اِس طرح بھاپھہ اور ھوا سے بھی خالی ھوتا تو باھر کی ھوا کے بوجھہ سے ڈنڈا نل کی تہہ تک اُترتا جب بھاپھہ دو بارہ نل میں داخل کی جاتی تو ڈنڈے کو اُوپر کی طرف اُٹھاتی تھی اور جب بھیتر کی بھاپھہ ٹھنڈھے پانی کے ڈالنے سے بدستور سابق پانی ھو جاتی تو ڈنڈا باھر کی ھوا کے دباؤ سے پھر اُترتا تھا اِسیطرح نل میں ڈنڈے کے چڑھنے اُترنے سے کل چلائی جاتی تھی *

مگر واٹ صاحب نے اِس کل کی ترکیب میں کئی نقص پائے اُس ٹھنڈھے پانی کے سبب کہ جس سے بھاپھہ پانی بنتی تھی نل بھی خود ٹھنڈھا ھو جاتا تھا اور اُس سے پیشتر کہ بھاپھہ ڈنڈے کو نل کے سرے تک اُٹھاوے نل کو بھاپھہ سے پھر گرم کرنا پڑتا تھا اِس کے سوا وہ پانی جو نل میں بھاپھہ کو پانی کر دیتا اِس سبب سے خود گرم ھو جاتا تھا *

جانا چاھیئے کہ پانی جب تک دو سو بارہ درجے کی گرمی تک نہ پہنچے تب تک نہیں اُبلتا پر جس خانے سے ھوا بالکل نکالی گئی اُس میں کا پانی اگر ایک سو درجے سے بھی زیادہ گرمی پاوے تو

اُبل کے بھاپھ بن جائیگا چنانچہ خالی نل میں کا گرم پانی بھاپھہ بنکر ڈنڈے کو اُترنے سے روکتا تھا اِسطور سے بھاپھہ والی کل کے چلانے میں کوئلے کا بہت سا بیفائدہ خرچ ھوتا تھا تو بھی اچھّی طرح سے کل نہیں چلتی تھی *

الغرض سنہ ۱۷۶۵ عیسوئی کو بڑے غور و تامل کے بعد یہہ عمدہ تدبیر واٹ صاحب کے خیال میں آئی کہ بھاپھہ نل میں نہیں بلکہ ایک علیحدہ خانے میں پانی بنے جو ھوا سے خالی ھو اور پانی کے چھوٹے فوارے کے سبب ٹھنڈھا رھکر نل خود ھمیشہ گرم رھے صاحب نے ایک دمکلا بھی تجویز کیا جو کل کے زور سے چلکر پانی کو اُس خانے سے نکالتا جائے تاکہ وہ خانہ فوارے کے چھوٹنے اور بھاپھہ کے پانی ھو جانے سے بھر نہ جائے اِس غرض سے کہ نل باھر بھی برابر گرم رھے بعد اُس کے ایک اور یہہ حکمت ء عملی نکالی کہ اُس کے گرد ایک غلاف بنے اور درمیان کا فاصلہ بھاپھہ سے بھرا رھے اِس تجویز سے دو اور بھی فایدے نکلے کہ وہ بھاپھہ ڈنڈے کو نل کی تہہ تک اُتارتی تھی اور بھاپھہ کی گرمی کے درجے کے مطابق ڈنڈا چڑھتا اور اُترتا تھا *

اِن سب تدبیروں کا جن سے واٹ صاحب نے بھاپھہ کی کلوں کو خوب آراستہ کیا ھم نے اِس واسطے تفصیلوار بیان کیا کہ معلوم ھووے کہ اُس نے اِس امر میں کیسی ھوشیاری اور قابلیات دکھائی طول ھونے کے خیال سے ھم اُس کی باقی اِیجادوں کا مختصر احوال لکھتے ھیں *

سنہ ۱۷۶۵ عیسوئی کے شروع سے وہ اِس کی بڑی فکر میں رھا کہ کیونکر اپنی اِیجادوں کے مطابق بہت سی نئی کلیں بناؤں لیکن

مفلسي کے سبب کچهه کر نه سکا آخر اُس نے ڈاکٹر روبک صاحب
سے جس نے تهوڑي مدت پیشتر مقام ء کارون میں لوهے کا بڑا کارخانه
جاري کیا تها چونکه وه بهت دولتمند تها اِس لیئے اُس سے اِمداد
چاهي چنانچه وه اِس اِیجاد کي حاصلات سے دو تهائي پانے کي
شرکت پر راضي هوا تب واٹ صاحب نے بهاپهه کي ایک ایسي
کل بنائي که جس سے دلخواه کام نکلا مگر یهه اِیجاد دو سببوں
سے رُک گئي پهلا یهه که ڈاکٹر صاحب کئي کاموں میں خساره پانے
کے باعث تهیدست هو گئے اور دوسرے یهه که واٹ صاحب
کو ناموري اور شهرت کے باعث مُلکي اِنجینیر کا بهت کام مِلنے لگا
چنانچه اُس نے اِسکاٹلنڈ کے کئي مقاموں میں نهریں کهودوائیں اور
مقام ء حائے ایر اور گلاسگو کے بندرگاهوں کو آراسته کیا اور دریاے کلائد
کو زیاده گهرا کیا فارتهه اور دیون نامے ندیوں اور لیون کي جهیل کو
جهاز راني کے قابل بنائي اور کئي پُل کي تعمیر وغیره کے لیئے
جریبکشي کرکے نقشه کهینچا *

سنه ۱۷۷۴ عیسوئي کو اُس نے اپنے دل میں ٹهانا که بولٹن صاحب
کي دعوت کے مطابق اِنگلستان میں جاکر صاحب کے پاس رهوں
کیونکه ڈاکٹر روبک صاحب سے مدد پانے کي اُمید اُٹهه گئي اور وه
صاحب چند شرطوں کے ساتهه اِس پر راضي هوا که واٹ صاحب
کے حاصلات کي دو تهائي میرے عوض بولٹن صاحب کو جو بڑا
هنرمند اور همتوالا اور مالدار تها مِلا کرے چنانچه سنه ۱۷۷۵
عیسوئي میں بولٹن صاحب اور واٹ صاحب شریک هوکر بهاپهه

والي کليں بنانے لگے اور اُس سال پارلیمینٹ کي طرف سے اِس مضمون کا پروانہ حاصل کیا کہ ۲۵ برس تک ہم هي لوگ اپني اِیجاد کے مطابق کلیں بنانے پاویں *

تھوڑے عرصے میں چند بڑي کلیں پاني کھینچنے کے واسطے بنائي گئیں اور تجربہ کي راہ سے ثابت ہوا کہ اُن کے چلانے میں اگلي کلوں کي نسبت صرف چوتھائي کوئیلا خرچ پڑا یہہ نئي کلیں صوبہ ء کارنول کي کھانوں میں جاري ہوئیں اور اُن سے بڑا فایدہ نکلا *

بعد اُس کے واٹ صاحب نے کل کے پہیوں کو بھاپھہ کے زور سے ایک طرف گھومانے کے لیئے بڑے غور اور تجویز سے پئے در پئے چند نئي تدبیریں اِیجاد کیں اور کل کي گردش کو درجہ ء کمال تک پہنچایا في الحقیقت جو نئي تدبیریں کہ صاحب ء موصوف نے کل کي بھاپھہ کو علیحدہ خانے میں پاني کرنے کے لیئے نکالیں باعث اُن کي نیکنامي اور شہرت کا ہوئیں اور جب اُس کے سوا کلوں کي گردش کو چند اِیجادوں سے کمالیت بخشي تو وہ ہر ایک صاحب ء اِمتیار کے نزدیک علمي تحقیقات اور ہنرمندي میں بے نظیر اور لاثاني ٹھہرا اُس آراستگي کے سبب سے جو صاحب ء ممدوح نے کلوں کے گھومنے میں کي اکثر پیشوں اور صنعتوں کو رونق ہوتي اور آبادي شہر کي اور افزایش دولت و مال کي ظہور میں آئي *

واضح ہو کہ صاحب ء موصوف نے فقط بھاپھہ هي والي کلوں کو نہیں بلکہ اور چند علم و فنون میں اِیجادیں کیں چنانچہ سنہ ۱۷۸۰ عیسوئي کو اُنھوں نے اپنے متفرق نقشہ جات اور خطوط اور حسابات کي نقل کرنے کے لیئے ایک بہت سلیس اور معقول کل بنائي کہ جس میں عرصہ اور محنت قلیل اور خرچ کم پڑا اِس اِیجاد سے

اُن کو اور سب لوگوں کو بڑا فایدہ حاصل ہوا پھر سنہ ۱۷۸۴ عیسوئي میں اُس کمرے کو جس میں خط لکھتا اور نقشہ کھینچتا تھا اِسلیئے کہ وہ جاڑے میں نہایت سرد رھتا تھا چند نلوں میں بھاپھہ بھرکے گرم کیا صاحب نے کئي تجربوں سے یہہ بات تحقیق کي کہ پاني خالص نہیں بلکہ مُرکب یعنے دو قسم کي ھوا سے بنتا ھی فرانس کے شہر ء پیرس میں بارتھولیٹ صاحب نے اِمتحان کرنے سے دریافت کیا تھا کہ سن خوا روئي کے کورے تھان نمک کے عرق سے اُجلے ہوتے ھیں اور جب واٹ صاحب اُس شہر میں گئے تو اِس اِیجاد کي خبر پائي اور اپنے مُلک میں لونکر شہر ء گلاسگو کے نزدیک اُس اِیجاد کے مطابق کپڑا اُجلا کرنے کے لیئے کئي کھیت مقرر کیئے جس سے بہت نفع حاصل ہوا *

جانا چاھیئے کہ صاحب اکثر ھنروں کي باریکي سے آگاہ تھا چنانچہ بارھا بہتیرے کاریگروں کو چند اِیجادیں بتائیں کہ جن سے اُنھوں نے بڑا فایدہ اُٹھایا مگر ھم ھر چیز کا مفصل بیان نہیں کر سکتے *

جیسے اکثر نامور شخصوں کا ویسے ھي واٹ صاحب کا بھي یہہ حال ھوا کہ بعض دشمنوں نے اُسکي قدر اور مرتبہ کم کرنے کے واسطے بیجا حرکتیں کیں مگر اُن سے کچھہ بن نہ پڑا پھر بہتیروں نے چاھا کہ اُس کي اِیجاد کے مطابق خود کلیں بناکے کام کریں چونکہ صاحب اور اُس کے ساجھي بولٹن صاحب سرکار کي طرف سے اِجازت پاکر اِس کے خاص حقدار تھے بس اُنھوں نے عدالت میں نالش کرکے اُن لوگوں کو روک رکھا سنہ ۱۷۹۴ عیسوئي کو اِن صاحبوں نے اپنے

بیٹوں کو کام میں شریک کیا اِس باعث زیادہ کامیابی حاصل ہوئی *

الغرض واٹ صاحب نے سنہ ۱۸۰۰ عیسوی میں اپنا حصہ بیٹوں کو دیا اور کاروبار چھوڑکے خانہ نشین ہوئے مگر مرتے دم تلک اپنے شُرکا کے کاموں کی خبر لیتے رہے ہرچند اُنہیں بیماری سے کمزوری اور ناتوانی رہتی تھی مگر پرہیزگاری اور اِحتیاط کے باعث زندگی بھر اُن کا ہوش و حواس درست رہا اور سنہ ۱۸۱۹ عیسوی میں چوراسی برس کے ہوکر جان بحق ہوئے *
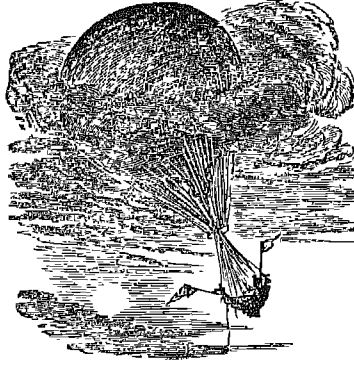
سر ولیم جونس صاحب بہادر کا احوال

دوسري فصل *

صاحب ء موصوف کا باپ ایک فاضل ریاضیدان تھا وہ سر ایزک نیوٹن صاحب اور مشہور عالموں کا ہم عصر تھا جب اُس کا بیٹا ولیئم

جسکا احوال اب لکھا جاتا هی تین برس کا هوا تب وہ ماہ جولائي سنہ ۱۷۴۹ عیسوئي کو جان بحق هوا اُس کي ما جو شمالي ویلس کے چند قدیم شاهزادوں اور امیروں سے رشتہ رکھتي تهي بہت ذهین تهي اور اپنے عالم شوهر کي گفتگو اور تعلیم سے اُس نے بہت ترقي حاصل کي تهي یہاں تک کہ جبر و مقابلہ اور ریاضي و جہازراني کے علموں میں خوب واقفیت رکھتي تهي اُس نے اپنے بیٹے ولیئم کي تربیت میں بڑي عقلمندي سے کوشش کي اور جب وہ اپني ما سے کسي بات کي تحقیقات کرتا تو همیشہ اُسے یہہ جواب دیتي تهي کہ پڑهو تب یہہ حال تمکو معلوم هو جائیگا سکھلانے کا جیسا شوق ما کو تها ویسا هي بیٹا بهي سیکھنیکا شایق تها چنانچہ وہ چار برس کي عمر میں هر ایک انگریزي کتاب کو صفائي اور آساني سے پڑهہ سکا اور جو فضیلت کہ اُس نے جواني کي حالت میں حاصل کي سو صرف ذهن و محنت کے سبب نہیں بلکہ اپني ما کے اهتمام اور نصیحت کے باعث هوئي چنانچہ اُس نے جیتے جي اپني ما سے بڑي محبت رکھي اور اُس کي نہایت بزرگي کي *

بعد دو برس کے وہ مقام هارو کے مدرسہ میں بهیجا گیا اور وهاں مدت تک ڈاکٹر تهیکري صاحب کے اهتمام میں تربیت پائي اُس کا ایک همدرس بینت صاحب جو پیچهے سے کلائن کا لارڈ پادري مقرر هوا اُس کي بابت یوں لکھتا هی کہ اُس کي آٹهہ نو برس کي عمر سے میں اُس سے بخوبي جان پہچان رکھتا هوں وہ عجیب لڑکا تها اُسوقت بهي وہ بڑا ذهین اور بڑا سوچنے والا اور هر قسم کے نظم لکھنے کا شوق رکھتا تها اور نہایت راستباز و دلیر تها میں اُسے بہت عزیز رکھتا تها اور اگرچہ وہ مجهہ سے دو ایک برس چهوٹا تها تو بهي همیشہ

مجهه کو نصيحت ديتا رها ڈاکٹر صاحب کي يهه عادت تهي که اپنے شاگردوں کے روبرو اُن کي بهتر تصنيفوں کي بهي تعريف نه کرتا اِس خوف سے که تعريف سنکر وے خودبين يا سُست هو جاوينگے ليکن اُس نے غيبت ميں جونس صاحب کي بابت يوں کها که وه ايسا ذهين اور محنتي هی که اگر کسي ميدان ميں ننگا اور بيکس چهوڑا جاے تو بهي وه مشهور اور دولتمند هو جائيگا *

سترہ برس کي عمر ميں وه شهر اکسفورڈ کے مدرسه کو گيا اور وهاں علم کي تحصيل ميں بڑي کوشش کي فارسي اور عربي زبان کو بهي سيکها اُنيس برس کي عمر ميں وه لارڈ الثهورپ صاحب بهادر کا جو اُس وقت سات برس کا تها اُستاد مقرر هوا اور پانچ برس تک اپنے شاگرد کو تعليم و تربيت ديتا رها اُس عرصه ميں اُس نے فارسي اور عربي زبانوں ميں زياده واقفيت حاصل کي اور نادرشاه کا تذکره جو فارسي ميں هی اور ديوان حافظ کے چند شعروں کا ترجمه کرکے اور فارسي نظموں کے بيان ميں ايک رساله لکهه کے چهپوايا اُس نے فارسي زبان کي صرف و نحو تصنيف کي جو آج تک سب سے زياده مشهور هی اور چند برس گذرے که شهر ء کيمبرج کے ايک فاضل مدرس لي صاحب نامی نے کچهه اُس ميں ملا کرکے دوباره چهپوايا اُن دنوں ميں جونس صاحب نے فارسي زبان کي ايک لُغت کي کتاب که جس ميں تصنيفات فارسي کے مشهور منتخبات کي مثاليں داخل کيں تصنيف کي *

سنه ۱۷۷۰ عيسوئي کو صاحب نے مُدرسي کا کام چهوڑ کر آئين و قانون سيکهنے کا اِراده کيا که وکالت کا کام کرے اُس وقت بهي اُس نے تحصيل ء علم ميں سعي کي چنانچه ايشياوالے شعروں کي ايسي

مفید شرح لکھي جو یورپ والے سب فاضلوں کے نزدیک پسندیدہ ٹھہري سنہ ۱۷۷۴ع عیسوئي میں اُس نے وکالت کا عہدہ پایا اور چھہ برس تک اپني فارسي کتابوں اور نوشتوں کو شہر ء اکسفورڈ میں چھوڑ کر قانون کے پڑھنے اور وکالت کا کام کرنے میں مشغول رہا یہاں تک کہ اپنے کام میں بڑي نیکنامي اور کامیابي حاصل کي بعد اِس کے وہ ایشیاوالي زبانوں کي تحقیقات کي طرف متوجہہ ہوا اور چند قدیم مشہور عربي نظموں کا جو مکہ کي مسجد میں لٹکے رہنے کے سبب مُعلقات کہلاتے ھیں ترجمہ کرکے چھپوایا *

ماہ ء مارچ سنہ ۱۷۷۳ عیسوئي میں وہ کلکتا کے سُپریم کورٹ کا ایک جج مقرر ہوا اور سر یعنے ایک امیرانہ خطاب حاصل کر کے چند ھفتہ بعد اُس نے سینٹ ایزف کے لارڈ پادري صاحب کي بیٹي کے ساتھہ نکاح کیا *

سر ولیئم جونس صاحب اُس سال کے آخر کو کلکتا میں پہنچا اور اُس وقت سے مرنے کے وقت تک یعنے گیارہ برس اپنے فرصت کا وقت ایشیاوالي زبانوں اور علوم کے ملاحظے میں صرف کیا بلکہ تھوڑے عرصے بعد بہتیرے صاحبوں کو جو ایسے ھي کاموں کے شایق تھے اِس پر مستعد کیا کہ ممالک ایشیا کي تواریخ اور قدیم صنعتوں اور علوم اور فنون اور تصنیفات کي تحقیقات کے لیئے ایک سوسیٹي یعنے مجلس مقرر کریں صاحب اُس سوسیٹي کا مہتمم ء اول مقرر ہوا اور اُن صاحبوں نے ایک کتاب میں جو ایشیا والي تحقیقات کے نام پر مشہور اور پرچہ بہ پرچہ چھپتي چلي جاتي تھي ھندوؤں کے علوم اور قدیم کاریگریوں کا تفصیلوار بیان مندرج کیا اِس کتاب

کی پہلی چار جلدوں میں اُس امیر نے رسالہاے مفصلہ ذیل لکھہ کر درج کیئے اُن کے نام یہہ ہیں ایشیا کی متفرق قوموں کی بابت اِگیارہ سالیانہ وعظ ایشیا والی زبانوں کے الفاظ رومی حروف میں لکھنے کی بابت متفرق یونان اور اِطلی اور هندوستان کے دیوتاوں کی بابت هندوؤں کے تواریخی عہدوں اور زمانوں کی بابت اهل ء چین کی مقرری کتاب کی بابت هندوؤں کے لگنمنڈل یعنی منطقۃ البرج کی قدامت کی بابت هندوؤں کے راگوں کی بابت اهل ء فارس اور اهل ء هند کے شعروں کے باریک مضامین کی بابت شطرنج باری کے هندوستانی قواعد کی بابت هندوستانی نباتات کی بابت اور بہتیری چھوٹی باتوں کے بیان میں بہت سے رسالے چھپواے *

جاننا چاهیئے که صاحب ء موصوف نے جب پہلے بنگالے میں پہنچا تو تین چار برس تک سنسکرت کے سیکھنے میں بڑی کوشش کی اور بعد اُس کے اُس نے هندوؤں اور مسلمانوں کے قوانین کا ترتیب کے ساتھہ مجموعہ لکھوانے اور ترجمہ کرنے کی سرکار گورنمنٹ سے گزارش کی اور وہ منظور هوئی چنانچہ صاحب نے اُس کتاب کی طیاری میں برسوں تک کوشش کی مگر باعث اِنتقال صاحب ء ممدوح کے وہ ناتمام رہ گئی بعد اُس کے کولبورک صاحب کے اِهتمام میں ختم هوئی جونس صاحب بہادر نے کالیداس کے ایک ناٹکی شعر سکونتلا نامے اور ہت اُپدیش کا بھی ترجمہ کرکے چھپوایا *

فی الحقیقت صاحب نے عجیب آسانی کے ساتھہ ۲۸ زبانوں میں کم و بیش واکفیت حاصل کی اُس نے انگریزی و لٹینی اور فرانسیسی اور اِٹلیوالی اور یونانی اور عربی اور فارسی اور سنسکرت

زبانیں قاعدے کے مطابق صحت سے سیکھیں آٹھہ اور زبانوں کو یعنے اسپینی پورتگیز اور الیمانی اور رونی اور عبرانی اور بنگالی اور هندی اور ترکی اِس قدر سیکھی کہ لغت کے وسیلہ سے ہر ایک کتاب کا مطلب دریافت کر لیتا تھا باقی بارہ زبانوں میں کچھہ کچھہ واقفیت حاصل کی *

آخر صاحب ممدوح چند روز کی بیماری کے سبب ۲۷ویں اپریل سنہ ۱۷۹۴ عیسوئی کو کلکتا میں جان بحق ہوا اُس معزز کی وفات کے بعد لوگوں نے اُس کی بڑی تعظیم کی چنانچہ شہر لندن میں سرکار کمپنی کے منتظم صاحبوں نے اُسکی سنگین تصویر سینٹ پال نامے صدر گرجے میں کھڑی کی اور اُس کی بیبی نے آکسفورڈ کے صدر مدرسے کے گرجے میں یادگاری کے لیئے ایک عمدہ عمارت بنوائی اور سوا اِسکے اُسکی سب تصنیفات کو جمع کرکے سنہ ۱۷۹۹ عیسوئی میں چھہ کتابیں جو چو ورقہ تھیں چھپوائیں *

تیسري فصل *

بنجامین فرنکلن صاحب کا احوال

جو لوگ که اپني کوشش سے بُلند مرتبه هوئے اُن میں سے بنجامین فرنکلن صاحب کے ایسے بهت کم هیں وہ ابتدا ء زندگي میں بهت غریب تها لیکن آخر کار ایسے مرتبه ء عالي کو پهنچا که زمین و آسمان کا فرق هوا هرچند علم حاصل کرنیکا کچهه سامان صاحب کے پاس نه تها لیکن توبهي ایسا عالم اور زباندان هوا که اپني اوقات طرح بطرح کي علم کي کتابوں کے مطالعه میں بخوشي و خُرمي صرف کرتا تها اور اُس وقت کے مشهور مصنفوں اور حُکماوں میں سبقت لے گیا صاحب ء موصوف شهر ء بوستن میں جو شمالي امیریکا میں واقع هے ماہ ء جنوري سنه ۱۷۰۶ عیسوئي کي ۱۷ اویں تاریخ کو تولد هوا اُس کے والد نے جو ذهین و صاحب ء تمیز و دوراندیش و چُست و چالاک تها ۲۰ برس پیشتر اپنے وطن انگلستان کو ترک کرکے شهر ء مذکور میں سکونت اختیار کي تهي هرچند که کثرت ء اطفال سے اخراجات بهت تها اور بنسبت اپنے همنسروں کے مفلس تها تا هم شهر کے باشندوں کے نزدیک بهت معزز تها اُس کي عقلمندي کي شهرت جیسي که اپنے لڑکوں کي تعلیم کرنے میں هوئي ویسي کسي اور کام میں نه هوئي اُس کا نامور فرزند

بنجامین فرنکلن اپنے والد ماجد کي نصايح سودمند کا اکثرر تذکرہ کرتا تھا منجملہ آنکے ایک یہہ ھي کہ میرے والد کا یہہ معمول تھا کہ کبھي کبھي دوستوں اور ھمسایہ کے لوگوں میں سے جنکو کہ لائق گفتگو سمجھتے اُن کي دعوت کرتے اور اِس بات کے ھمیشہ خواھاں رھتے کہ اُن سے ایسي گفتگو کیجیئے کہ جس سے ھم لوگوں کا ذھن رسا ھو اور صغر ء سن میں دریافت ھو کہ دنیوي امورات کے لیئے کیا مناسب اور بہتر ھی کھانا کھانے کے وقت کھانے کے خوشمزہ یا بد مزہ ھونے کا مطلق چرچا نہ کرتے تھے یہي باعث ھی کہ کم سنی سے میں نے بھي کھانے کے نفیس اور ناقص ھونے پر کبھي خیال نہیں کیا چونکہ فرنکلن صاحب کو لڑکپن سے تحصیل ء علم کا بڑا شوق تھا اِسلیئے حسب د ایما اپنے والد کے ۱۲ برس کے سن میں کتاب چھاپنے کے فن میں اپنے بڑے بھائي کي شاگردي اِختیار کي آسکو جتنے روپئے کہ میسر آتے اُن سے بہ شوق کتابیں خرید کرتا اور یہہ بھي معمول تھا کہ کتب فروشوں کے شاگردوں سے جو اُس کے آشنا تھے ایک کتاب صبح کو واپس کرنے کے وعدہ سے شام کو عاریتاً لاکر شب کو مطالعہ میں رکھتا اِسطرح بہت کتابوں کے مضامین اور مطالب سے واقف ھوا باوجودیکہ اِس طرح سے کتابوں کے مطالعہ میں بہت سرگرم تھا تا ھم چھاپہ‌خانے کے امورات میں جلد مہارت پیدا کي اور یوماً فیوماً اپنے بھائي کي مدد اور اِعانت زیادہ کرنے لگا ایک سوداگر کے پاس بہت سي کتابیں تھیں اُس نے فرنکلن صاحب کي محنت اور شوق دیکھکر کہا کہ جن کتابوں کے پڑھنے کا شوق ھو تمھیں مستعاراً لے جانے کي اِجازت ھی الغرض اُس سوداگر ء نیک نیت کي اِعنایت اور مہرباني سے اُسے کتابیں بہت آساني سے ملنے لگیں *

جب وہ سولہہ برس کا هوا اتفاقاً اُس نے ایک کتاب ایسي دیکھي
کہ جس میں سبزي کھانے کي خوبیوں کا بیان تھا منجملہ اُن کے
ایک یہہ کہ سبزي زیادہ ارزاں هوتي هے اِس سبب سے اُس نے
ارادہ کیا کہ آیندہ کو اِسي سے اوقات گذاري کیجیئے اِس واسطے اُس
نے اپنے بھائي سے عرض کي کہ جو کچھہ میرے کھانے میں صرف
هوتا هے نصف مجھکو عنایت کیا کیجیئے کہ اُتنے هي میں میں
اپني اوقات بسر کروں اُس کے بھائي نے اِس التماس کو قبول
کیا اور فرنکلن صاحب کو اُس نصف میں سے بھي نصف بچ رهتا
تھا اُس نے یوں لکھا هے کہ کتابوں کے خریدنے کے لیئے بے بقیہ
روپئے کام آئے اور سبزي کھانے سے مجھے اور بھي فوائد حاصل هوئے
جب میرا بھائي اور اُنکے کاریگر چھاپے خانے سے کھانا کھانے کو اپنے
اپنے گھر جاتے تھے میں تنہا رہ جاتا تھا اور وهیں میں ایک ٹکڑا روٹي
اور تھوڑي سي کشمش کھاکر ایک آبخورہ پاني پي لیتا اور جس
وقت تک وے پھر نہ آتے تب تک پڑھا کرتا تھا اور اُس فہم اور
تیزي ء عقل سے جو بہ سبب قلت ء غذا کے حاصل هوتي هے میں نے
بہت علم حاصل کیا جس علم و هنر کي اُسے ضرورت هوتي اُس کے
تحصیل کرنے میں وہ بہت شوق سے مشغول هوتا چنانچہ ایک روز
جب علم ء حساب کي عدم واقفیت سے شرمندہ هوا تو کاکر صاحب
کي کتاب کے مضمون سے جو علم ء حساب میں هے جب تک کہ
کماینبغي آگاہ نہ هوا دوسري طرف متوجہہ و مخاطب نہ هوا *

چونکہ اُس کا بھائي اُس سے بہ درشتي پیش آیا اِسواسطے وہ اُس
کي خدمت سے علیحدہ هوکے بہ تلاش نوکري شہر ء فلاڈلفیا میں بے
سر و سامان پہنچا پہلي شب کو دشواري سے قیام کي جگہہ ملي بعد

اُسکے کیمر صاحب مہتمم مطبع کي کئي مہینوں تلک نوکري کرکے شہر ء لندن کو گیا اور وهاں اپنے فن میں بہت جانفشاني اور عرقريزي کي وہ برهیزگاري اور اِستقلال مزاجي اور محنت اور کفایت میں شہرہ آفاق هوا اِسي وضع سے تاریست اوقات اپني بسر کي اور مفلسي سے تونگري تک پہنچا برخلاف اپنے آقا کے اور اَور کاریگروں کے جو اپني زیادہ تنخواہ شراب خواري میں صرف کرتے وہ صرف پاني پر اِکتفا کرتا تها تا هم بنسبت اُنکے قوي اور ذي هوش رهتا تها اُسکي هر وقت کي حاضرباشي سے آقا اُسکا بہت راضي اور خوش رهتا تها اور چونکہ وہ حرف جمانے میں بہت تیز تها اِسواسطے وہ جلدي کے کاموں میں جس کي اُجرت اکثر زیادہ هوتي هي مقرر هوا کرتا اِس سبب سے اور بسبب کفایت شعاري کے اُس نے چند روز میں روپئے جمع کیئے *

اٹهارہ مہینے کے بعد لندن سے شہر ء فلادلفیا میں پهر آیا اور تهوڑے عرصے تلک اپنے آقا ء قدیم کیمر صاحب کي نوکري کي بعدہُ خود ایک مطبع ء خاص طیار کروا کے اخبار جاري کیا اِس کے اخبار کے اکثر لوگ شایق هوئے اور بہت مُروج هوا صرف سات برس هوے تهے کہ یہہ شخص اِس شہر میں محض بے سر و سامان آیا تها اور چوبیس برس کے سن میں اپنے کار و بار سے بہت نفع حاصل کرنے لگا باوجودیکہ اُس کے اطوار پسندیدہ اور کوشش کے سبب سے الله تعالے نے اُس کو ایسي اِقبالمندي عطا فرمائي تهي تب بهي برعکس اُن لوگوں کے جو سرفرازي حاصل کرکے باعث غرور کے مطعون خلایق هوتے هیں اُس نے اپنے مزاج میں تکبر و غرور کو راہ نہ دي بلکہ سادہ وضعي اور اعجز و اِنکساري اِختیار کي اور یہہ ظاهر کرنے کے

لیئے کہ اپنے کاموں سے اُس کو ننگ نہیں ہی گاہ گاہے دوکانوں سے
کاغذ خرید کر ایک چھوٹي گاڑي پر بار کرکے اپنے ھاتھوں سے گھر تک
آسے کھینچ لاتا تھا *

مشہور ھی کہ دولت اور مال کے حصول میں جو کام کہ وہ کرتا اُن
میں بہت کامیاب ھوتا اور جیسا کہ اِبتدا میں مشہور ھوا تھا ویسے
ھي تا دم ء مرگ رھا آسنے کاغذ کي دوکان کي اور تھوڑے دن کے بعد
ایسي نیک بیبي سے شادي کي جو آس کي عزّت اور بہبودي کي
باعث ھوئي مُلک ء امیریکا میں پیشتر کبھي ایسا کتبخانہ نہ تھ
جیسا کہ آس نے بنوایا کہ آس میں سے بہ کرایہ ھر ایک کو کتابیں
ملنے لگیں اور ایک تختہ کاغذ پر مفلسي سے تونگري تک پہنچنے کے
طریقے چھپوائے اور نام آس کا راہ ء دولت رکھا وہ ایسا مطبوع ھوا کہ
وھاں کے رئیسوں کے مکانوں میں آج تک نقلیں آسکي ایک چوبین
قالب میں آویزاں ھیں وھاں کا یہہ دستور ھی کہ ھر سال بہت سے
پادري صاحب ایک جا مجتمع ھو کے امورات ء دیني میں یا یکدگر
صلاح و مشورہ کرتے ھیں سنہ ۱۷۳۶ عیسوئي میں فرنکلن صاحب اِس
جلسے کے منشي اور اِس ضلع کے نایب ء مہتمم ء ڈاک مقرر ھوئے اور
سوائے اپنے کار متعلق کے اِنتظام مُلکي میں بھي ھمہ‌تن مصروف
ھوئے آس وقت شہر کي کوتوالي نہایت ابتر تھي لیکن آنکے سبب
سے اِنتظام آس کا بخوبي ھوا اور یہہ تجویز کي کہ چند آدمي بہت
سے مکانات کا معہ مال و اسباب بیما لیں کہ جب کبھي آتشزدگي
ھو تو آس نقصان کا تاوان دیں اور علم کے مباحثہ کے لیئے علما اور
فضلا کي ایک مجلس مقرر کي اور جوانوں کي تعلیم کے لیئے ایک
مدرسہ قایم کیا اور یہہ بندوبست کیا کہ اِس صوبے کي بہت سي

رعایا قواعد ء جنگي سیکهه کے اپنے اپنے پیشے کے کار و بار میں مشغول رهیں مگر عند الضرورت تمام صوبے کي حفاظت کریں اُس وقت کے تمام حُکّام اُن سے مدد و اعانت چاهنے لگے وہ یهه لکهتا هی که سابق کے شکستہ حالي سے وہ سرفرازیاں میرے واسطے بہت غنیمت تهیں اور زیادہ خوشي کا یهه باعث تها کہ لوگ میرے حق میں نیک گمان تهے اور اِس سبب سے خلایق کي رفاینت مجهه سے زیادہ هونے لگي لازم هی که لوگ ترقي مراتب کے خواهاں اِسواسطے هوں که خالق اَللہ کے لیئے بہبودي زیادہ کر سکیں *

اُسي زمانے میں فرنکلن صاحب اصول ء علم طبعي علي الخصوص اِلکٹرسیٹي کي ماهیئت دریافت کرنے میں متوجهه هوا اور تصور کرنے لگا که شاید بجلي اُس شئے کے مُشابه هو جو چیز شیشے اور پارچه ء ریشمي کي رگڑ سے پیدا هوتي هی چنانچه ایک روز اِمتحاناً اُس نے ریشمي ڈور سے پتنگ کو بلند کیا تو کیا دیکهتا هی که بوساطت اُسي ڈوري کے بادلوں سے اِلکٹرسیٹي اُترتي هی یهه دریافت کرکے ایک لنبي آهني سیخ مکان کي دیوار کے قریب کهڑي کي اور اُس کے وسیلے سے اِلکٹرسیٹي کو اپنے مکان میں پہنچا کے به وقت ء فرصت نوع بنوع کے تجربے کرنے لگا اور جب تک اُس نادر اِیجاد سے کچهه فواید ظهور میں نه آئے تب تک اُس عقلمند اور چالاک صاحب کي خاطر جمعي نه هوئي لهذا بجلي سے مکانات محفوظ رهنے کے لیئے ایک بہت آسان تدبیر اُس کو سوجهي یعنے یهه که مکان کے قریب ایک ایسي نوکدار آهني سیخ کهڑي کیجیئے جو مکان سے بلند اور زمین میں گڑي هو یقین هی که جب

بجلي گريگي تب مکان سے عليحده سيخ کي راه سے زمين کے اندر پيوست هو جائيگي چنانچه جب سے اُس نے ايسا کيا تب سے بجلي سے مکانوں کي حفاظت کے ليئے آج تک يهي تدبير جاري هی *

اِبتدا ميں صاحب ءِ موصوف بهت گمنام تها ليکن صرف کُتب بيني کے وسيلے سے لياقت پيدا کرکے ايسا سرفراز هوا که اُس زمانے کا کوئي اهل ءِ علم اُس سے بهتر نه تها اُس کي حالات کے پڑهنے سے دريافت هوگا که تحصيل ءِ علم کے ليئے صرف اِراده ءِ مُصمم اور کوشش ءِ کامل چاهيئے اور سواے کاهلي کے اور کوئي ايسے موانع نهيں هيں جن کا اِندفاع نه هو سکے صاحب ءِ موصوف کے علم کي ترقي کا يهه باعث تها که هميشه اُس کي تحصيل ميں متفکر و متجسس رها اور اپني اوقات کو کبهي ضايع نه کي بسبب مفلسي کے اپني خوراک کم کرکے کچهه پيسے جمع کرتا اور اُس سے کتابيں کرايا پر منگواتا تها باوجوديکه باعث کثرت کار کے دن کو بهت عديم الفرصت رهتا تا هم نصف شب تک بيٹهکے اُن کتابوں کو به غور مطالعه کرتا اگرچه بعضے لوگوں کا ذهن اُس کے برابر نه هو تو بهي چاهيئے که سب کوئي حتے المقدور محنت کريں گو ايسے لوگ کم هيں جو اُس کے برابر اِيجاد کر سکيں تا هم هر ايک شخص کو اُس کے احوال کے دريافت هونے سے فائده هوگا *

فرنکلن صاحب کي جس طرح علم کے باعث سے شهرت هوئي اِسي طرح مُلکي اِنتظام کے سبب سے بهي وه نيکنام هوا سابق ميں وه غريب اور گمنام کاريگر تها ليکن بعد ازاں بادشاهوں کے حضور مشهور وزيروں کے همراه رها کرتا اور بڑي بڑي قوموں کي لڑائيوں اور صلحوں ميں بندوبست کيا کرتا تها جب شمالي اميريکا کے

مُلک صوبہ جات ء متحدّہ کے باشندوں نے بادشاہ ء انگلستان کي اِطاعت سے اِنحراف کرکے لڑائي شروع کي تب فرنکلن صاحب کو مُلک ء فرانس میں بادشاہ کے حضور بطور ایلچي کے بھیجا اُس کي وساطت سے فیما بین موافقت و دوستي پیدا هوئي اور اِس سبب سے اِنگلستان اور فرانس میں جلد لڑائي شروع هوئي سات برس کے بعد یعنے سنہ ۱۷۸۳ عیسوئي میں اِس صلحنامہ پر جو مابین صوبہ جات ء متحدّہ اور اِنگلستان کے لکھا گیا اُس نے دستخط کیا اور بادشاہ ء اِنگلستان نے اُن کي آزادي کو بہ موجب شرایط صلحنامہ کے قبول کي دو برس کے بعد اُس نے اپنے وطن کي طرف معاودت کي اور اُس کے ممنون اور سناخواں هموطنوں نے بڑے تپاک سے آفرین و مرحبا کہتے هوئے اُس سے ملاقات کي اور في الفور اُس کو دیوان کا افسر مقرر کیا جب فرنکلن صاحب مُلک ء فرانس کے پایۂ تخت شہر ء پیرس میں تشریف رکھتا تھا مُلک ء آیرلنڈ کے ایک پادري صاحب نے کہ اُس وقت اُسي شہر میں مقیم تھا باعث ء مفلسي کے اُسّے کچھہ خرچ کي درخواست کي تھي چنانچہ اُس کے جواب میں صاحب ء موصوف نے ایک خط مرقومہ بائیس اپریل سنہ ۱۷۸۴ عیسوئي اُس کے پاس بھیجا اُس سے اُس کے اوصاف حمیدہ ظاهر هوتے هیں مضمون خط کا یہہ تھا کہ آپ کے پاس دس اشرفیوں کي هنڈي بھیجتا هوں یہہ نہ سمجھیئگا کہ آنھیں میں آپ کو دیتا هوں بلکہ بطور وام بھیجتا هوں یقین هے کہ وطن میں تشریف لیجا کر آپ ضرور کسي کار و بار میں مصروف هونگے اور اُس کے محاصل سے اپنے بالکل قرضوں کو ادا کرینگے اُس حالت میں کہ جب آپ سے کسي دوسرے شخص سے کہ جو ایسي هي مفلسي میں گرفتار هو

ملاقات هو تو یهه نقد اُس کو اِس شرط پر حواله کر دیجیئگا که جب وه صاحب مقدور هو تو اِس قرض کو اِسي طرح سے ادا کرے تب میرا قرض گویا آپ کے ذمه سے ادا هو جائیگا مجهه کو اُمید هی که اِس تدبیر سے یهه نقد دست به دست محتاجوں کے هاتهه پهنچیگا اِس بندوبست سے میرا یهه اراده هی که تهوڑي پونجي سے خلائق کي بهت بهلائي اور بهبودي کروں کیونکه میں اِتنا دولتمند نهیں هوں که بهت خرچ کر سکوں اِس واسطے مجهے لازم هی که اِس حکمت عملي کے ذریعے سے تهوڑي پونجي سے بهت لوگوں کو فائیده پهنچاؤں صاحب موصوف نے ماه اپریل سنه ۱۷۹۰ عیسوئي کي سترهویں تاریخ کو چوراسي برس کے سن میں اِس جهان فاني سے رخت هستي کا اُٹهایا *

چوتھي فصل *

جان ہوارڈ صاحب کا احوال

وہ سنہ ۱۷۲۶ عیسوي میں پیدا ہوا اُس کي طفولیت کي تربیت کا تھوڑا احوال کتابوں میں مذکور ہی اگرچہ شادي اُسکي

شروع ء جوانی میں هوئی تهی مگر قضا ء الهی سے بیبی کا انتقال هو گیا دل کا غم و الم دفع کرنے کے لیئے سفر کرنے کا قصد کیا اُس کے عزم سے چند روز پیشتر شهر ء لسبن جو مُلک ء پُرتگل کا پایه ء تخت هی باعث زلزله کے برباد هو گیا تها اور هزاروں باشندے مکانوں کے نیچے دب کر مر گئے تهے اِس لیئے وهاں کے مصیبت زدوں کی تسلی اور بیکسوں کی دستگیری کرنے کو وهیں کا عازم هوا وهاں کے لوگوں کا رنج و الم دیکهکر اپنی بیبی کی مفارقت کا غم بهول گیا شکسته دلوں اور بیکسوں اور لاچاروں کا معاون و دستگیر هوا سچ هی زمانه کا یهی قاعده هی که جو شخص خود مصیبت میں گرفتار هوتا هی وه دوسروں کی مصیبت کی قدر خوب جانتا هی اِسی باعث صاحب ء موصوف همجنسوں کی خیرخواهی دل و جان سے کرنے لگا *

جب وه جهاز پر سوار هوکر شهر ء لسبن کی طرف روانه هوا تب فرانسیسوں کے ایک جهاز کے سپاهیوں نے اثنا ء راه میں اِس کے جهاز کو گرفتار کرکے صاحب ء موصوف کو چالیس گهنٹه تلک کهانے پینے کی تکلیف دے بعدازاں کسیف تهه‌خانے میں قید کیا اور سردی سے محفوظ رهنے کے واسطے تهوڑا سا پُوال بچهانے کو دیا بعدهٔ دو اور قیدخانوں میں بهیجا گیا آخرکار اِس شرط پر اِنگلستان میں جانے کی اِجازت ملی که حکام بعوض اُس کے همارے ایک بحری سردار کو رهائی دیویں وگر شرط مذکور منظور نه کریں تو یهاں کے قیدخانے میں پهر مقیّد رهے القصّه اُس نے اپنے مُلک میں جاکر وهاں کے حاکموں کو اُسی شرط کے موافق راضی کیا جب اُن کو اپنی رهائی کا یقین هوا تب هموطنوں کی رهائی کے لیئے جو فرانس میں مقیّد تهے کوشش کرنے لگا جو صاحب بیمار اور زخمی

جہازوں کے خبرگیری کے لیئے مقرر تھے اُنسے اُن قیدیوں کا حال بیان کرکے رهائی کی تدبیر کی یعنے اُنکے عیوض میں بہت سے فرانسیس قیدیوں کو رهائی دلواکے اپنے هم وطنوں کی مخلصی کروائی الغرض صاحب موصوف کی کوشش سے وے اپنی ولایت میں آئے فی الواقع اِن کا قید هونا و شدت اور سختی اُٹھانا خالی حکمت اِلهی سے نه تھا کسواسطے که اُنھوں نے قیدیوں کی تکلیفوں سے آگاه هوکر اُن کے حال پر ترحم کرکے ایسا بندوبست کیا که آئنده وے تکلیفوں اور مصیبتوں سے پناه پاویں بہت سے بندهٔ خدا مصیبتوں میں اِسی وجهه سے مبتلا هوتے هیں که اپنا سا حال معلوم کرکے مصیبتزدوں پر رحم کریں *

سنه ۱۷۵۸ عیسوئی میں صاحب موصوف نے ایک نیکبخت بیبی سے دوسری شادی کی وه بیبی صاحب کو دل و جان سے پیار کرتی تھی اور صاحب کی اعانت کرکے نیک کاموں کو بپایهٔ انجام پہنچاتی تھی شادی کے چند روز بعد اُس نے چند جواهر اپنے فروخت کرکے روپیوں کو ایک خیراتی تھیلی میں رکھا اور بالکل حاجتمندوں کی اِحتیاج رفع کرنے میں صرف کیا وه بڑا دیندار تھا اور یهه خوش نصیبی کا باعث تھا که اُس کی پیاری بیبی بهی دینداری میں اُس کے مانند تھی *

صاحب موصوف اپنے موروثی موضع کارڈنگٹن میں جو شہر بیڈفورڈ کے قریب واقع هی اِبتدائے سکونت کے وقت سے وهاں کی رعایا کے آرام اور آس پاس کے غرباؤں کی اِحتیاج دفع کرنے کے واسطے همیشه نوع بنوع کی تدبیروں میں متوجهه رها اُس وقت اُس اطراف کے باشندے جو عارضهٔ بخار میں مبتلا تھے اُن کی صحت

کے لیئے اپنے موضع کے سب مکانوں کو گرواکے دو بارہ بنوایا وہاں
کے باشندے رطوبت کی تکلیف اُٹھانے سے محفوظ رہنے لگے اور
قدرے زمین محاذی اُن مکانوں کے پہول وغیرہ کی قسم سے لگانے کے
لیئے اور تھوڑی زمین مکانوں کی پُشت پر آلو وغیرہ بونے کے واسطے
دی ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ بیبی نے اپنے خاص مصرف کے لیئے
صاحب موصوف سے روپیئے پانے کے وقت یہہ کہا کہ اُن روپیوں سے
ایک رعیّت کا مکان طیار ہو سکتا ہی چنانچہ اُن روپیوں کو اُسی
صرف میں لائی جو لوگ سعید ازلی ہیں وے اوروں کی خیرخواہی
کرنے میں نہایت خوش ہوتے ہیں اور اُس کا یہہ معمول تہا کہ اُن
مکانوں میں پرہیزگار اور محنتی اور لائق رعایاؤں کو بہ دستور سابق
خفیف کرائے پر رہنے کی اجازت دیتا تہا رعایا کی صفائی مکان و
خوش پوشاک اور بشاش رہنے کی جہت سے اُن کی بڑی شہرت
ہوئی کیا خوب ہوتا اگر ہر ایک زمیندار ایسی تدبیروں سے آگاہ ہوکر
صاحب موصوف کی مانند اپنی رعایا کے خیرخواہ اور دوست
ہوتے معلوم کرنا چاہیئے کہ جن شخصوں کو خداء تعالی نے مال و
اسباب عطا فرمایا ہی اُن کے مصارف کی جوابدہی اُن کے ذمہ ہی
خوشنودی خدا کی صرف بیجا میں نہیں بلکہ اُس کی راہ اور خلائق
کی بہتری میں خرچ کرنے سے ہی *

سنہ ۱۷۶۵ عیسوئی میں صاحب موصوف کی بیبی کی وفات
ہونے سے گویا موضع کارڈنگٹن کا چراغ گُل ہو گیا اور اُن کے گہر
کی رونق بالکل جاتی رہی اِس سبب سے اُس نے چند سال سفر
کرنے میں بسر کیا سنہ ۱۷۷۳ عیسوئی میں وہ صوبہ بیڈفورڈ کا اول
مجسٹریٹ مقرر ہوا باوجودیکہ کار متعلقہ کی اُن کے ذمہ بڑی
جوابدہی تہی تا ہم اپنے ضلع کے قیدخانوں کے سوائے اِنگلستان کے

قریب ہر ایک محبس میں جاکر وہاں کا حال دریافت کرکے نہایت ہوشیاري سے اُن کا اِنتظام کرتا تھا واضح ہو کہ اُس زمانے کے قیدخانے نہایت خراب تھے اِسواسطے اُس نے فرنگستان کے ہر ایک زندان کو آراستہ کرنے کا اِرادہ کیا اگرچہ اُس نیک کام کے انجام کرنے میں بہت تکلیف اُٹھائي لیکن کسي اَمر کا خیال نہ کرکے مصیبت زدوں کي تکلیف دفع کرنے کے لیئے ۲۵ یا ۳۰ ہزار کوس کا سفر کیا باوجود خراب ہونے راہ و مکانوں و آب و ہوا کے وہ برابر کئي شبانہ روز بغیر آرام کیئے ہوئے منزل طئے کرتا تھا اور کبھي مقام پرعیش و عشرت یا بہتر چیزوں کے دیکھنے کے واسطے یا راہ کے خطرے و خوف کے باعث ایک لحظہ بھر بھي نہ ٹھہرتا تھا مصیبت زدوں کي جان بچانے اور اُن کي تکلیفوں کے دفع کرنے کو اپني جان کا کچھہ خوف نہ کرکے اُن مُلکوں کي طرف جہاں وبا و قحط کے باعث لوگ ہلاک ہوتے تھے گیا *

صاحب موصوف قیدخانہ کي خراب کوٹھریوں کے ملاحظہ کے وقت جہاں کہیں جو امر کہ باعث تکلیف دیکھتا اُس کے دفع کرنے میں کوشش کرتا قیدخانوں میں نوع بنوع کي بد اِنتظامي اور اکثر جگہہ مکانات خراب اور قیدیوں پر سختي بہ سبب غفلت داروغہ اور اُس کے توابع کے اور آئین و رسم ناقص کے جاري رہنے کے باعث ہوتي تھي اور بعض قیدخانہ کي زمین مرطوب اور بارو ہونے سے وہاں کے قیدي مدت تک رہنے کے باعث بخار میں مبتلا رہتے تھے اور مُوثّر اور مفید دوائیں اور بدن کي صفائي اور اچّھي غذا اور فرحت افزا ہوا مُوثّر نہ ہونے سے بیمار رہتے تھے بارہا صاحب موصوف کو دریافت ہوا کہ محبس کے داروغہ نے قیدیوں کي خوراک کو از راہ طمع کم کردیا ہي اور جو لوگ کہ سنگین یا خفیف مقدموں میں یا

قرضداري کے باعث فقط زیر ء تجویز رهتے تھے خواه اُن پر بہ وقت انفصال مقدمه جرم ثابت هو یا نه هو سب ایک هی کوٹهري میں قید کیئے جاتے تھے اور سواے اِس کے که ایک دوسرے کو خرابي یا بدکاري سکهلاویں اور کچهه کام نه تها الغرض صاحب ء ممدوح نے اُن سب خرابیوں کو دیکهه کر اکثر کو دفع کیا اور اُس کا یهه معمول تها که کبهي قیدیوں کو زبون کام کے لیئے گهڑکي دیتا اور کبهي دیني باتیں سکهلاتا اور کبهي حکیموں کے مانند متوجهه حال هوتا اور گاهے اُن کو خیرات دیتا اور دوستوں کي مانند اُن کي همدردي کرتا اور ایسے مقاموں میں جهاں وبا کے باعث سے حکیم بهي جانے کي جرآت نه کر سکتے وه وهاں جاکر وبا میں مبتلا هونے والوں کا معالج هوکر بچاتا اور جس کام کا انجام کرنا ضروري جانتا کسي عذر سے اُس سے کنارهکش نه هوتا اور کام کے انجام کرنے میں جس خدا پر وه توکل رکهتا تها اُس نے هر ایک سوانح سے اُس کو محفوظ رکها اور وه صرف قیدیوں کے احوال کے دریافت کرنے میں متوجهه نهیں تها بلکه شفاخانوں اور لنگرخانوں اور مدرسوں اور گوشهنشینوں کے حُجروں کو بهي اِس اِرادے سے دیکهنے کو جایا کرتا تها که وهاں کچهه بد عملي اور دغابازي نه هوتي هو اور وهاں کے لوگوں میں سے جن کو مناسب جانتا بعض کي دلجمعي کرتا اور بعض کو باثبات جرم دغابازي موقوف کراتا تها *

قیدخانوں کے منتظموں نے محبسوں کا صاحب ء موصوف سے مفصل احوال دریافت کرکے بے غرضانه خیرخواهي کرنے کے مشکور هوکر قیدیوں کي تندرستي اور آرام کے واسطے سنه ۱۷۷۳ اور سنه ۱۷۷۴ عیسوئي میں صاحب ء مذکور کے حسب ء درخواست قید خانوں کے اِنتظام کے باب میں قوانین جاري کیئے بعدازاں سنه ۱۷۷۷

عیسوئی میں اُسنے اِنگلستان کے سب قید خانوں اور آضلاع و اطراف و نواح کے بعض جیلخانوں کے احوال کے بیان میں ایک کتاب تصنیف کرکے چھپوائي اور اُس کے مضامین سے لوگوں کے واقف ہونے کے واسطے کم قیمت پر فروخت کي *

اُن کا اِکلوتا بیٹا بدوضعي اور تُنک مزاجي کے سبب سے دیوانہ ہو گیا تھا اِس جہت سے صاحب موصوف نے شکستہ دل اور مغموم ہوکر پھر مُلکوں میں گھومنا شروع کیا باوجودیکہ سابق میں خیرخواھي کے کاموں کے انجام کرنے کے واسطے بڑے بڑے خطرے کے مقاموں میں جاکر سختي اور تکلیف اُٹھائي لیکن کبھي خایف اور ھراساں نہیں ھوا مگر اپنے بیٹے کے پریشان حال دیکھنے سے شکستہ خاطر اور بہت غمگین ھوا یہاں تک کہ اُس کي تندرستي میں بھي خلل واقع ھوا اُس نے مثل اوروں کے طبیعت سے غم دفع ھونے کے لیئے نہ دوست آشنا کي ضیافت اور نہ گوشہ‌نشیني اِختیار کي چونکہ تجربہ کے رو سے اُس کو یہہ بات معلوم تھي کہ مصیبت زدہ آدمي خدا کي اِطاعت اور خلق اللہ کے فائدہ رساني میں کوشش کرنے سے من جانب اللہ تسلي پاتا ھي اور اِسي طرح سے اُس کے دل کا غم دفع ھو جاتا ھي اِس واسطے جب اُس پر واضح ھوا کہ میرے فرزند کے مزاج کي دیوانگي نہیں جائیگي تب یہہ اِرادہ کیا کہ مصیبت زدوں کي تسلي دینے اور اسیروں کي رھائي کروانے میں چند برس بسر کیجیئے چنانچہ اُس وقت اپنے دوستوں سے اِسطرح سے رُخصت ھوا اور اپنے رعایا اور جاگیرداروں کے واسطے ایسا بندوبست کیا کہ گویا اب جاکر پھر معاودت نہ کریگا اُس وقت اُس نے ایک دوست کو لکھا کہ میرا اِرادہ ھي کہ مُلک روس اور تُرکستان اور بعضے اور ممالک میں جاکر سیر کروں اور مشرقي مُلکوں میں بھي

جانے کا قصد ہی اگرچہ میں جانتا ہوں کہ ایسے بڑے سفر میں بہت خطرے ہیں تا ہم خدا ء رحیم اور حکیم پر جس نے مجھے اس دم تک سلامت رکہا ہی توکل کرکے بے خوف اور بہ خوشي تمام روانہ ہوتا ہوں اگر اُس کي یہہ مرضي ہی کہ اپنے مقصد کے انجام کرنے میں اپني جان کہوؤں تو لوگ یہہ نہ کہیں کہ اپني نادانی اور بے وقوفي سے جان دي جس کام کے لیئے میں جاتا ہوں وہ خدا کے نزدیک پسندیدہ اور اُس کا ادا کرنا مجھہ پر فرض ہی حقیقت یہہ ہی کہ میں صدق دل سے یہہ ارادہ رکھتا ہوں کہ غیر مُلکوں کو ایسا فائدہ پہنچاؤں جو اپنے ہموطنوں کو نہیں پہنچا سکتا ہوں *

اَلغرض جاتے جاتے مُلک ء تاتار میں پہنچکر وہاں کے حاکموں کو سپاہیوں کي پوشاک و لباس اور مکانات وغیرہ کے اِنتظام کے باب میں صلاح اور ترغیب دینے لگا آخر کو جب دیکھا کہ پند اور نصیحت میري اِنکے دلوں پر تاثیر نہیں کرتي تب لاچار ہوکر شہر ء کرسان میں جو بحر ء اسود کے شمالي کنارہ پر واقع ہی جاکر قیام پذیر ہوا اُس وقت اکثر لوگ وہاں کے بیماري میں مُبتلا تہے اُس کے معالجہ سے کئي شخصوں کو شفا ء کامل ہوئي اِس سبب سے طبابت میں وہ بہت مشہور ہوا ایک دن کسي بیبي کے معالجہ کے واسطے طلب کیا گیا وہاں سے آنے کے بعد خود بہي بخار میں مبتلا ہوکر چند روز کے بعد اِس دار مدار ناپایدار سے مُلک ء عدم کي راہ لي واضح ہو کہ تا دم ء مرگ وہ خدا کي مرضي پر متوکل اور راضي رہا وفات کے چند روز پیشتر یہہ لکہا تہا کہ میں اِس دنیا میں مسافر کے مانند مقیم ہوں اِس واسطے مجھے لازم ہی کہ حال و اِستقبال کي مشکلات پر لحاظ کرکے خدا کے فضل و کرم کا اُمیدوار ہوں کیونکہ یہہ دنیا چند روزہ ہی اور اُسنے ہمیشہ ہم پر رحم کرنے کا وعدہ فرمایا ہی اگرچہ

ضعیفي اور ناتواني کے سبب کبھي یاد اِلهي سے غافل هو گیا هوں تو بھي اُمید ء قوي هی که قادر مطلق اور خدا ء مہربان کا بندہ هوں راہ ء راست پر رهنے سے مقبول هونگا یهه مناسب نهیں هی که ایسے کریم الرحیم سے منحرف اور غافل رهوں *

قصه کوتاہ صاحب ء موصوف جنهوں نے تمام دنیا کے لوگوں کے فائدہ کے کاموں میں اپني اوقات صرف کي مُلک ء تاتار جو اُنکي ولایت سے سات سو کوس کے فاصله پر واقع هی ماہ ء جنوري سنه ۱۷۹۰ عیسوئي کي تیس تاریخ کو اِس دارفاني سے عالم ء جاوداني کا سفر کیا اگرچه صاحب ء مرحوم نے اجنبي شخصوں کے درمیان میں وفات فرمائي اِلا هر ایک مُلک کے اشخاص جو اُن کے دوست دا'ي تھے اور هر خاص و عام جنهوں نے اُنکي وفات کي خبر پائي نهایت مغموم هوئے اور اُن کے چند دوست جنهوں نے وفات کي خبر پائي اُن کے دفن کرنے میں شریک هوئے اور به راہ ء قدرداني اُنکي لاش کو بڑي جاہ و جلال سے دولتمندوں اور امیروں نے دفن کیا اور غریب رعایا جن کے وے سابق میں دوست اور معالج تھے اور جهازي اور سپاهي جنکے واسطے بهت کوشش کي اور غلام جن کي رهائي کرائي تھي سب کے سب اُن کي وفات سے مغموم هوئے بالجمله جس جگهه که اپنے حین حیات میں شهر ء کرسان سے چار کوس کے فاصله پر پسند کیا تھا وهاں ایک گوشه میں مدفون هوئے اور اُنکي خیرخواهي کے شکرگذاروں اور قدردانوں نے یادگاري کے لیئے شهر ء لندن کے صدر گرجه میں جو سینٹ پال کرکے موسوم هی ایک روضه تعمیر کروایا اور اُس کے اُوپر صاحب ء موصوف کي شبیهه سنگ ء مرمر میں کندہ کروائي *

پانچویں فصل *

سر جان فرنکلن صاحب کا احوال

جو لوگ کہ جغرافیہ جانتے ہیں وے اِس بات سے واقف ہونگے کہ امیریکا شمالی کے نقشوں میں آتّر کی حدود خشکی کی ہوں خواہ تری کی برابر ایک لکیر سے نہیں کھینچی ہیں جا بجا لکیریں تو کھینچی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہی کہ برء اعظم اور جزیرہ متصل کی سرحدوں کے بعض حصّے دریافت میں آئے ہیں اور جن جگہوں میں وہ لکیریں نہیں ہیں وہ مقامات ہنوز نہیں معلوم ہوئے ہیں مگر روز بہ روز زیادہ دریافت میں آتے جاتے ہیں کیونکہ اِس صدی کے نقشوں سے جن میں کہ امیریکا شمالی کی سرحد کے دو ایک حصّہ کے سوا کچھہ نہیں تھا حال کے نقشے بہت اچّھے معلوم ہوئے ہیں *

شمالی اطراف میں نو مہینے تک سردی اِس کثرت کی رہا کرتی ہی کہ دریا اور سمندر دونوں جم جاتے ہیں جہاز کا چلنا موقوف ہو جاتا ہی مسافر اپنی راہ نہیں پاتا ہی اور اگر رستا نکالنے کو کوشش کرتا ہی تو اپنی جان پر کھیلتا ہی اس طرح کی مشکلات

سر جان فرنکلن صاحب کا احوال

میں اگر صاحبان ء علم نے شمالي امیریکا اور بحر ء شمالي کا حال کم دریافت کیا تو کچھہ تعجب نہیں هی بلکہ مقام تعجب کا یہہ هی کہ باوجود ایسي راہ خطرناک کے اُس کے تلاش کرنے سے باز نہ آئے تین سو برس کا زمانہ گذرا کہ عالموں نے بحر ء شمالي کي سیر کي خاصکر اُس طرف سے ایسیہ کي طرف جانے کو رستہ نکالنیکا ارادہ کیا چنانچہ اُس میں بہت سا خرچ کیا اِس مُلک کے لوگ یقین هی کہ ایسي بات دیکھتے هي تعجب کرینگے اور کہینگے کہ ایسے مُہم پر کسکو شوق هوا هوگا لیکن وہ اشخاص کہ جو علم کي خوبي اور فائدہ سے واقف هیں اِن مُتلاشیوں کي سرگرمي سے متعجب نہ هونگے *

اِس بھاري مُہم کے لیئے سرکار انگریز بہادر کي طرف سے پہلا جہاز سنہ ۱۷۷۳ عیسوئي میں اِنگلستان سے بھیجا گیا اُس وقت سے بیس بار سے زیادہ اِسي مقصد سے لوگ روانہ کیئے گئے چنانچہ اُن میں سے ایک مشہور صاحب ء علم سر جان فرنکلن نامے تھا *

معلوم هوتا هی کہ سنہ ۱۸۱۸ عیسوئي میں شاہ ء اِنگلستان نے حکم دیا کہ بحر ء شمالي میں چار جہاز بھیجے جاویں اُن میں سے یک جہاز کا نام اِزبیلہ تھا جس کا ناخدا راس صاحب تھا اور دوسرا الکزینڈر نامے اُسکا ناخدا پیري صاحب تھا اُنہیں یہہ حکم هوا کہ آبنائے ڈیوس سے هوکر پچھم طرف آبنائے بیہرنگ تک جاویں اُسي سال میں شاہ ء اِنگلستان نے پھر فرمایا کہ دو اور جہاز گرینلنڈ اور اِسپٹسبرگن سے هوکر بحر ء شمالي میں جاویں اِن میں سے ایک جہاز دوراتھیا نامے تھا جس کا ناخدا بُکھین صاحب تھا اور دوسرا ٹریٹ نامے جس کا ناخدا فرنکلن صاحب تھا یہہ دونوں جہاز اِس

غرض سے بھیجے گئے کہ بحر ء شمالی سے ہوکر بحر ء مغرب میں جائیں یہہ سب کے سب لوٹ آئے اور اُس راہ کا جس کی تلاش میں بھیجے گئے تھے کچھہ پتہ نہ پایا *

سنہ ۱۸۱۹ عیسوئی میں شاہ ء انگلستان نے یہہ حکم دیا کہ کئی ایک شخص شمالی امیریکا سے ہوکر خشکی بحر ء شمالی کی طرف جائیں جو اشخاص اِس حکم کے مطابق چنے گئے فرنکلن صاحب اُن میں مُہتمم کیئے گئے اُن کے بھیجنے سے غرض یہہ تھی کہ شمالی کی لانجیٹیوڈ اور لاٹیٹیوڈ کے درجوں کو ٹھیک دریافت کریں اور کاپرماین ندی کی پورب طرف کا حال اچھی طرح سے تحقیق کریں سو بندوبست یوں ہوا کہ وے پہلے جہاز پر چڑھکر ہڈسن تک جائیں اور وہاں سے اُترکے شمالی اطراف کا حال تحقیق کریں اُنہوں نے اِنمن بندرگاہ خلیج ء آرنلٹ خلیج ء میلول خلیج ء باتھیرسٹ کا احوال خوب دریافت کیا اور کاپرماین ندی سے کارونیشن خلیج تک یعنے تین سو کوس خشکی کا حال دریافت کیا وے اِس سفر میں تین برس تلک مشغول رہے اور اِس ایام میں ۵۵۵۰ میل تلک طی کیا اور طرح بطرح کی تکلیف اُٹھاتے رہے یہاں تک کہ بعض اوقات فاقہ و سردی کے باعث موت کی حالت قریب آئی تھی *

سنہ ۱۸۲۵ عیسوئی میں فرنکلن صاحب کی صلاح کے مطابق بہ حکم شاہ ء انگلستان کے وے پھر اُس راہ کی تلاش میں گئے کپتان صاحب کی خواہش یہہ تھی کہ کاپرماین ندی سے پچھم طرف جہاں تک خشکی جا سکیں چلے جائیں اُس کے ہمراہ ڈاکٹر رچڈسن اور

لفٹننٹ بیک صاحب بھي جو پہلے سفر میں اُسکے ساتھي تھے گئے وے شمالي لاٹیٹیوڈ ۸۰ درجہ ۲۴ منٹ اور مغرب لانجیٹیوڈ ۱۴۹ درجہ ۳۷ منٹ تک پہنچے وے ۳۷۴ میل خشکي کا حال دریافت کرکے لوٹ آئے جب فرنکلن صاحب اِس سفر کي طیاري میں تھا تب اُس کي میم صاحبہ بیمار پڑي پر اِس باعث سے صاحب اپنے کام سے رُک نہ گیا بلکہ غمگین اور اداس ھوکر سفر کرنے پر طیار ھوا اور اُسکي میم صاحبہ نے بھي فرنکلن صاحب کو اِس سفر سے باز نہ رکھا کیونکہ وہ اُسکے جانے سے خوش تھي آخر کار صاحب کي روانگي کے دوسرے دن میم صاحبہ نے رحلت فرمائي فرنکلن صاحب کو میم صاحبہ نے ایک جھنڈا اِس غرض سے دیا تھا کہ جب وہ بحرِ شمالي میں پہنچے تو وھاں اِسے کھڑا کرے چنانچہ فرنکلن صاحب نے بحر شمالي کے گارِي نامے ٹاپو میں پہنچکر جھنڈے کو کھڑا کر دیا *

اب فرنکلن صاحب کے پچھلے سفر کا احوال جو اُس نے سنہ ۱۸۴۵ عیسوئي میں کیا لکھتے ھیں صاحبِ موصوف کے ذمہ دو جہاز تھے ایک کا نام یربس تھا جس کا ناخدا وہ آپ ھي تھا اور اُس پر ۷۰ جہازي تھے دوسرا ٹیرر جس کا ناخدا کروزیئر صاحب تھا اور اُس پر ۶۸ جہازي تھے یہہ دونوں جہاز ماہ مي کي ۲۶ ویں تاریخ سنہ ۱۸۴۵ عیسوئي میں اِنگلستان سے روانہ ھوئے شاہِ اِنگلستان کي طرف سے فرنکلن صاحب کو یہہ تین حکم مِلے تھے پہلا یہہ کہ وہ خاکنائے واکر لاٹیٹیوڈ ۷۴ درجہ ۱۵ منٹ اور لانجیٹیوڈ ۹۸ درجہ تلک

جائیں اور وہاں سے دکھن پچھم کی راہ ہوکر اُس سمندر میں کہ جو بر ء اعظم امیریکا سے ملا ہی برابر چلے جائیں دوسرا یہہ کہ جزیرہ میلول کی دکھن پچھم کی راہ سے نہ جائیں اور تیسرے یہہ کہ اگر معلوم ہو جاے کہ خاکنائے واکر کی دکھن پورب طرف برف کے جم جانے کے باعث راہ بند ہی تو آبنائے ویلنگٹن سے ہوکر جزیرہ ء میلول کی اُتّر طرف جائیں اور یوں اُتّر پچھم کی راہ ڈھونڈھیں اُن کے لیئے یہہ بندوبست ہوا کہ وے اڑھائی برس یعنے سنہ ۱۸۴۷ عیسوئی کے آخر میں لوٹ آویں لیکن جب ایام گذر گیا اور اُن لوگوں کی طرف سے سواے دو خطوط کے اور کچھہ خبر نہ ملی تب شاہ ء انگلستان اُن لوگوں کی بابت فکر کرنے لگا ٭

اکثر آدمیوں کو گمان ہوا تھا کہ صاحبان ء موصوف کا جہاز یخ میں پھنس گیا یا کوہ ء یخ کے نیچے دب کر چور ہو گیا یا شاید یخ سے گذر کرکے بحر میں اِتنی دور گیا کہ جلد لوٹ نہیں سکتا ہی الغرض یوں ہی اِن سیاحوں کی بابت بہت مُتفرق گمان ہوتے تھے مگر اِس پر سب مُتفق الراے تھے کہ اُن کی تلاش اور مدد کے لیئے اور جہازوں کا بھیجنا مناسب ہی چنانچہ سنہ ۱۸۴۸ عیسوئی میں تین جہاز سرکار کی طرف سے الگ الگ بھیجے گئے ایک وہ جو کمانڈر مور صاحب کے زیر ء حکومت تھا ابنائے بھیرنگ سے بھیجا گیا کہ وہ پورب طرف جائے اور کھوئے ہوئے جہازوں کا پتا لگاوے اور دو جہاز کپتان سر جان راس صاحب کے تحت میں بھیجے گئے کہ اُسی راہ سے جایں جس راہ سے فرنکلن صاحب گئے تھے سنہ ۱۸۴۹ عیسوئی میں کپتان

سانڈرس صاحب بھي اُسي غرض سے بھیجے گئے اور اُن کو شمالي ستارہ نامے جہاز سُپرد ہوا سنہ ۱۸۵۰ عیسوئي میں کپتان اوسٹن صاحب معہ چار جہاز کے روانہ کیئے گئے کہ پچھم طرف تلاش میں مشغول رھیں اور جب کہ پلیمور نامے جہاز بغیر کامیابي کے پھر آیا تب دو اور جہاز اِنڈرپرایز نامے اور اِنوسٹیگیٹر نامے کپتان کالنسن اور مکلیور صاحب کي تحت میں اُسي آبنائے سے پورب طرف چلنے کے لیئے روانہ کیئے گئے اِسي سال میں سرکار نے ایک چھوٹا جہاز مول لیا جس کا اُنھوں نے لیڈي فرنکلن نام رکھا اور اُس کے ساتھہ ایک اور چھوٹا جہاز شفایا نامے ساتھہ کر دیا اور دونوں کو ایک مشہور اھل ء جہار کے جو مگرمچھہ پکڑنے میں بہت مشغول رھتا تھا یعنے کپتان پینی نامے کو سُپرد کیا اور ایلث جہاز پرنس آلبرٹ نامے کو جسے فرنکلن صاحب کي دوسري مَیم نے اپنے خاص و عام کي رہبري کے روپیوں سے طیار کیا تھا اُسي مُہم میں روانہ کیا اُس کا ناخدا کپتان فوارسائیت نامے تھا ایک اور جہاز اِیزبیل نامے کپتان بینٹس صاحب کي تحت میں جو لیڈي فرنکلن صاحب اور صاحب ء موصوف کے شراکت سے خریدا گیا تھا روانہ ہوا کپتان سر جان راس صاحب فیلکس نامے جہاز پر سوار ھوکے اِس تلاش میں پھر شریک ھوا اِس کے سوا صوبجات متحدہ کے سرکار نے دو جہاز کو اِسي مُہم میں بھیجا جو لفتنینٹ ڈھیون نامے کے تحت میں تھے *

جب اِسسٹنس اور اِنٹریپڈ نامے جہاز آبنائے برلے میں پہنچے

تب کئي اشخاص اُس پر سے خشکي ميں گئے اور سر جان فرنکلن صاحب کا کچهه پتا نه پايا مگر يقين هوا که وه اور اُس کے ساتهي آگے وهيں مقيم تهے بعد اِس کے جزيره بيچي پر جو آبنائے رلے کے مقابل ميں هي بهت پتے ملے وهاں سيکڑوں رانگے کي کهپياں کپڑوں اور رسيوں کے ٹکڑے اور بهت سے اسباب لکڑي اور لوهے کے ملے علاوه اِنکے لکهے اور چهپے کاغذات پائے جن پر سنه ۱۸۴۴ اور ۱۸۴۵ عيسوئي کي تاريخيں موجود تهيں کهودے هوئے کوؤں کے نشان ملے تين قبريں بهي نظر آئيں جن کے سرهانے تختے گڑے تهے اُن ميں سے ايک پر يهه باتيں لکهي تهيں که ٹيرر جهاز کا جان ٹورنگٹن نامے جهازي پهلي جنوري سنه ۱۸۴۶ عيسوئي ميں مر گيا اور دوسرے پر يهه که ايربس جهاز کا جان هارٹنيل جهازي چوتهي جنوري سنه ۱۸۴۶ عيسوئي ميں فوت کر گيا اور تيسرے پر يهه کهودا تها که ايربس جهاز کا برين نامے جهازي تيسري اپريل ۱۸۴۶ عيسوئي ميں مر گيا ايسے ايسے نشانوں کے ديکهنے سے کسي نے شک نه کيا که سر جان فرنکلن صاحب اور اُس کے ساتهيوں نے پهلے جاڑے کے موسم کو بعنے اُس موسم کو جو سنه ۱۸۴۵ عيسوئي کے آخر ميں اور سنه ۱۸۴۶ عيسوئي کے شروع ميں هوا تها وهيں کاٹا ليکن کوئي پُرزه اُن کے سفر کے احوال کي بابت نه ملا اِس باعث سے ظاهر نه هوا که اِس موسم کے اول يا آخر ميں وے کدهر گئے *

سنه ۱۸۵۲ عيسوئي کے موسم ء گرمي تک فرنکلن صاحب اور انٹرپرايز اور اِنوسٹيگيٹر نامے جهازوں کي کچهه خبر نهيں پائي تهي اِس لحاظ سے سرکار انگريز نے سر ايڈورڈ بيلچر صاحب کو روانه کيا اور

اُس کے ساتھہ چار جہاز کیا سنہ ۱۸۵۴ع عیسوئی میں تین جہاز اور ایک پیچوالا دھوانکش معہ دو پال والے جہاز کے جن میں اسباب معاش لدے تھے روانہ کیئے گئے اِن جہازوں میں سے جو گذرے سال میں اِس تلاش کے کام میں مشغول تھے فقط تین لوٹ آئے اور پانچ یخ کے درمیان اِس طرح سے پھنس گئے کہ مہینوں ان کے چھوٹنے کي اُمید نہ تھي اِن میں سے ایک تو اِنوسٹیگیٹر جس کے ناخدا نے دریافت کیا کہ بھرنگ آبنائے اور بیفن خلیج کے درمیان بالکل کھلا ہوا سمندر ھی صاحب موصوف کا جہاز ایک ایسي جگہہ پر پہنچا کہ جہاں سے یخ کے باعث بڑھہ نہ سکا جانا چاھیئے کہ کپتان مکلیور صاحب نے اپنے احوال کا ایک پُرزہ لکھکر پیري نامے بندرگاہ کي ایک چوٹي پر رکھہ دیا تھا اُسکا مضمون یہہ تھا کہ میرا جہاز تین برس کے جاڑے کے موسم سے حاربر آف مرسي بدکس لنڈ میں اُرک گیا ھی اتفاقاً اُن جہازوں کے کئي ایک جہازیوں نے جو سر ایڈورڈ بیلچر صاحب کے اھتمام میں تھے پیري بندرگاہ کے چٹان پر جاکر اُس پُرزے کو پایا اور جب اُنھوں نے معلوم کیا کہ کپتان مکلور صاحب معہ اپنے ساتھیوں کے ایسي بُري حالت میں گرفتار ھی تو رزولوٹ نامے جہاز کے ناخدا کو یہہ خبر پہنچائي صاحب موصوف نے فيالفور مکلور صاحب کي مدد کے لیئے کئي ایک جہازیوں کو حاربر آف مرسي بنکس لنڈ میں پیدل بھیج دیا اور بڑي خوشي کي بات ھی کہ جہازیوں نے وھاں جاکر اِنویسٹیگیٹر جہاز کو معہ

اُس کے جہازیوں کے پایا تب کپتان مکلور صاحب اور اُس کے ساتھي اِنویسٹیگیٹر جہاز کو چھوڑکر برف کے اُوپر رزولوٹ جہاز تک گئے اِس طور پر شمال اور مغرب کي راہ جس کي تلاش میں وے تھے مل گئي *

سر جان فرنکلن صاحب اور اُس کے ساتھیوں کا ایک پتا اور بھي ملا ڈاکٹر رئي صاحب کو جو ھڈسن بے کمپني بہادر کي طرف سے امیریکا ء شمالي کے اطراف کے ناپنے کے لیئے بھیجا گیا تھا کئي ایک اِسکیمو لوگ مِلے جِن سے یہہ خبر ملي کہ دو بڑے جہاز برف کے چٹان سے چور ھو گئے اور سنہ ۱۸۵۰ عیسوئي کے موسم ء بہار میں جہازیوں کو دکھن کي طرف جاتے دیکھا اور اپنے ساتھہ ایک ڈونگي گھسیٹے لیئے جاتے تھے وے سب کے سب بہت لاغر تھے اور اُن کي حالت کے دیکھنے سے معلوم ھوتا تھا کہ وے بھوکھوں ء مرتے تھے اُسي موسم کے آخر میں تین لاشیں سمندر کے کنارے اور پانچ لاشیں ایک ٹاپو پر ملیں اُن کا مال اور اسباب یعنے چاندي کے چمچے اور کانٹے وغیرہ اُسي مُلک کے لوگ لے گئے ڈاکٹر رئي صاحب نے اُن لوگوں سے سترہ عدد خرید کیا جس پر اُن جہازیوں کے نام کندہ تھے منجملہ اُن کے اُس میں ایک تھالي تھي جس میں فرنکلن صاحب کا نام کندہ تھا اور دوسرا ایک تغما جو فرنکلن صاحب کو بادشاہ کي طرف سے مِلا تھا سوا اُس کے اور بھي بہتیري چیزیں دستیاب ھوئیں اِسي طرح سے معلوم ھوا کہ فرنکلن صاحب اور اُس کے بہت ساتھي غذا نہ پانے کے باعث ھلاک ھوئے *

سر جان فرنکلن صاحب کا احوال

اگرچه اتنے جہاز بحرِ شمالي کا حال دریافت کرنے کے لیے بھیجے گئے پر سب کے سب پتا نہ پاکر لوٹ آئے فرنکلن صاحب کي میم صاحبہ نے اِس بات پر کفایت نہ کي اِسلیئے اپني طرف سے فاکس نامے ایک نیا جہاز مول لیکر ماہِ جون سنہ ١٨٥٨ عیسوئي کو اُس اطراف میں بھیجا اُسکا ناخدا مکلنٹاک صاحب تھا جہازِ مذکور سنہ ١٨٥٧ عیسوئي کو جاڑے کے موسم میں بلوت نامے بندرگاہ میں ٹھہرا رہا واضح ہو کہ اُس اطراف میں ایک سو دن تک سورج کے نہ نکلنے کے باعث بڑي تاریکي رہتي هے اِس لیئے جہازي اپنے جہاروں کو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو کسي بندرگاہ میں لگائے رہتے هیں جب آفتاب طلوع ہوا فاکس کے جہازي اپنے جہاز سے اُترکر پیدل چلنے لگے اور مُلک بوتھیا فیلکس تک برابر دکھن چلے گئے جب وکٹوریا نامے آبنائے میں پہنچے تو وہاں کے اِسکیمو لوگوں سے ملاقات ہوئي وے پہلے بہت خوفزدہ ہوئے پر پیچھے سے پیٹرسن صاحب کي محبت آمیز باتوں کو سنکر تسلي پذیر ہوئے کپتان صاحب نے دیکھا کہ اُن لوگوں کے پاس بہت لکڑي هے جس سے یقین ہوا کہ یہہ کھوئے ہوئے جہازوں کے تختے هیں صاحب کو اُن سے پوچھتے پوچھتے دریافت ہوا کہ چند برس گذرے کہ ایک بڑے جزیرے کي اُتر طرف برف سے دب جانے کے باعث ایک جہاز ٹوٹ گیا اور اُس میں کے سب لوگ جہاز کو چھوڑ گریٹ فش ندي تک پہنچ کر فاقے سے مر گئے اُنھوں نے یہہ بھي کہا کہ اُن بھوکے گورے لوگوں نے ایک ڈونگي کو ندي کے مُہانے پر پہنچاکر چھوڑ دیا تھا سو یہہ لکڑي اُسي ڈونگي کي هے اور اُس کے پیچھے صاحبِ موصوف نے

اِسکیمو لوگوں کے دو اور گھرانوں سے ملاقات کي اُن سے واضح ہوا کہ
ایک دوسرا جہاز رکنگ ولیئم ٹاپو کے ساحل پر لگا ہوا دیکھہ پڑا تھا
اِس جہاز سے بھي لوگوں نے بہت سي لکڑیاں اور لوھے لے لیئے ھیں
نوٹن نامے آبناے ھوکر صاحب موصوف ایک گانوں میں پہنچا اور
وھاں کے لوگوں سے جہاروں کي بابت بہت سا احوال سُنا اور
بہتیري چیزیں جو فرنکلن صاحب اپنے ساتھہ لے گیا تھا پائیں اُن
لوگوں نے کہا کہ یہاں سے پانچ منزل کے فاصلہ پر ٹوٹا ھوا جہاز تھا
مگر ھم لوگوں نے اُسے ایک برس سے نہیں دیکھا شاید اب وھاں کچھہ
بھي نہ ھو کیونکہ اِسکیمو لوگ سب لے گئے ھونگے ایک بُڑھیا نے کہا
کہ گورے لوگ گریٹ فش ندي کي طرف جاتے جاتے زمین پر
رگر رگر کے مر گئے بعد اِسکے کپتان صاحب اور اُسکے ساتھي جزیرۂ
رکنگ ولیئم کي دکھن طرف گئے اور اِنسان کي ایک ٹھٹھري اور اُس
کي چاروں طرف انگریزي کپڑے پڑے ھوئے دیکھے اُنھوں نے برف
کو ھٹاکر ایک چھوٹي کتاب اور کئي ایک رچٹھیاں پائیں اگرچہ
رچٹھیاں سڑي ھوئي تھیں تو بھي اُن کي لکھاوٹ کے آشکارا ھونے
کي اُمید ھی اُس کپڑے کے دیکھنے سے معلوم ھوا کہ یہہ شخص
کسي کپتان صاحب کا نوکر تھا اور اُسکي لاش کے دیکھنے سے یقین ھوا
کہ حسب بیان اِسکیمو لوگوں کے یہہ شخص گرکے مر گیا ھی *

دوسرے دن وے لوگ ھرشل نامے آبناے میں پہنچے وھاں ایک
چھوٹا سا گھر دیکھا جسے جہازیوں نے اپني خورش اور اسباب رکھنے
کے لیئے بنایا تھا یہہ گھر زمین سے فقط چار فُٹ اُونچا تھا اُسکے بھیتر
دیکھنے سے معلوم ھوا کہ اُن لوگوں نے اُس میں کھانے پینے کي

سب قسم کي چيزيں اور اپنے احوال کا پُرزہ لکھکر رکھا تھا پر اسکيمو لوگ گھسکر سب نکال لے گئے *

اِس عرصہ ميں لفٹيننٹ حابسن صاحب فيلکس آبنائے کي طرف سفر کرتا تھا اُس نے کچھہ آگے بڑھکر ايک دوسرا گھر ديکھا اور اُس کے نزديک تين چھوٹے چھوٹے ڈيرے اور کمل اور پُرانے کپڑے اور اقسام اقسام کي چيزيں پائيں لفٹيننٹ صاحب نے گھر کے نيچے اور اُس کي چاروں طرف کھدوايا مگر کوئي پُرزہ نہ پايا فقط ايک ٹکڑا سادہ کاغذ اور ٹوٹي بوتليں اور ايک جھنڈي ملي اِس گھر سے کوس بھر پر ايک تيسرا چھوٹا گھر نظر پڑا مگر اُسکے اندر نہ تو کوئي پُرزہ نہ اور کوئي چيز ملي پائنٹ وکٹرے آبنائے سے ڈيڑھ کوس پر چوتھا گھر پايا جس ميں ايک کودار اور ايک کُپي ملي *

مي مہينے کي چھٹھويں تاريخ کو وے آگے بڑھکے پائنٹ وکٹرے ميں جا ٹھہرے تو وھاں ديکھا کہ ايک بڑا گھر ھے اور قريب اُسکے ايک چھوٹا سا ٹين کا صندوق پڑا ھوا ھے جب اُسکے بھيتر ديکھا تو ايک پُرزا پايا کہ جس ميں يہہ لکھا تھا کہ ايربس اور ٹيرر جہاز سنہ ۱۸۴۶ عيسوئي کو جاڑے کے موسم ميں بيچي نامے جزيرہ کے کنارے گئے تھے سنہ ۱۸۴۷ عيسوئي ميں جب سورج طلوع ھوا تو وے ولنگٹن مُہانے سے ھوکر جزيرہ ء کارنولس کي پچھم طرف گئے اور پھر اُسي راہ سے لوٹ آئے سب صحيح و سالم ھيں دستخط سر جان فرنکلن مہتمم نا خدا اٹھائيسويں مي سنہ ۱۸۴۶ عيسوئي اُس پُرزہ کے نيچے يوں لکھا تھا کہ دو کپتان صاحبوں اور چھہ جہازيوں نے چوبيسويں مي ۱۸۴۷ عيسوئي کے دوشنبہ کو جہاز چھوڑ ديا اور دو

صاحبوں کا دستخط اُس مقام پر تھا پُرزے کے دھنے بائیں اور کچھہ اوپر یوں لکھا تھا کہ بائیسویں اپریل کو تیرر اور ایربس جہاز کو سب لوگوں نے چھوڑ دیا جہاز یہاں سے پانچ کوس پر ھی اور بارھویں سیپٹیمبر سنه ۱۸۴۶ عیسوئی سے آج تک برف میں پھنسے ھوئے پڑے ھیں کپتان اور جہازی سب کے سب ایک سو پانچ ھیں جو کپتان کروزیر صاحب کے اهتمام میں ھیں لفٹنینٹ اروگ صاحب نے یہاں سے دو کوس پر کسی گھر میں پُرزہ پایا یہہ گھر سنه ۱۸۳۱ عیسوئی میں سر جیمس راس صاحب نے بنوایا تھا اور کپتان گوآ صاحب نے اُس مکان میں اُس پُرزہ کو ماہ جون سنه ۱۸۴۷ عیسوئی میں رکھہ دیا تھا سر جیمس راس صاحب کی لاٹ اب تک نہیں دکھائی پڑی اور یہہ پُرزہ اُس جگہہ میں جہاں آگے سر جیمس راس صاحب کی لاٹ کھڑی تھی رکھا گیا ھی اگیارھویں جون سنه ۱۸۴۷ عیسوئی میں سر جان فرنکلن صاحب نے دنیا فانی سے کوچ کیا ھم لوگوں میں سب ملاکر نو کپتان اور پندرہ جہازیوں نے وفات پائی کل کے دن یعنے چھبیسویں تاریخ کو ھم لوگ بیدکس نش نامے ندی کی طرف جائینگے دستخط کپتان کروزیر مہتمم ناخدا اور فتز جیمس ایربس جہاز کا کپتان پچیسویں اپریل سنه ۱۸۴۸ عیسوئی *

اس گھر کی چاروں طرف بہت سے کپڑے اور طرح به طرح کے اسباب یعنے گدار پیرسا نونگی دیگچی اور لوھے کے اسباب رسے قنات و دوائیاں اور علم ھیئت کے ھتیار پڑے تھے یقین ھوتا ھی که جتنی

چیزیں اِس سفر میں اُن کی رُکاوٹ کی باعث ہوئیں اُنھوں نے سب کو پھینک دیا *

اِس کے کئی کوس دکھن بیک نامے کھاڑی کے اُس پار ایک پُرزہ مِلا جس کو کپتان گوآ صاحب اور ایلٹ صاحب نے ماہ ء مئی سنہ ۱۸۴۷ عیسوئی میں اُس مقام پر رکھا تھا مگر اُس سے کوئی نئی بات نہ معلوم ہوئی لفٹیننٹ صاحب آگے جاتے جاتے ہرشل آبنائے کے قریب پہنچا پر کچھہ پتہ نہ پایا اور نہ کسی اِسکیمو کو دیکھا صاحب ء مذکور نے یہیں ایک بڑی ناؤ پائی جس سے یقین ہوا کہ کھوئے ہوئے جہازی اِسے یہاں تک گھسیٹ لائے تھے اور اُن کی یہہ خواہش تھی کہ جب گریٹ فش ندی میں پہنچیں تو اِسی ناؤ پر چڑھہ کر ندی میں چلیں پر ناتوانی یا اور کسی وجہہ سے اُنھوں نے اُسے چھوڑ دیا ناؤ میں بہت سا کپڑا اور آدمی کی دو ٹھٹھریاں اور پانچ جیب گھڑی اور کئی ایک چاندی کے چمچے اور کانٹے اور دینی کتابیں اور پندرہ یا بیس سیر تمباکو اور دو بندوقیں جو ناؤ کے بغل میں جس طرح رکھی گئی تھی اُسی طرح اِگیارہ برس پر جیوں کی تیوں رکھی ہوئی مِلیں اُن میں سے ایک بندوق بھری ہوئی تھی اور گھوڑا چڑھا تھا علاوا اُس کے بندوق کا اور بہت سا سامان دستیاب ہوا مگر کوئی لکھا ہوا کاغذ ہاتھہ نہ آیا اگرچہ لفٹیننٹ ء مذکور نے بڑی محنت سے ڈھونڈھا تا ہم کوئی یادداشت کی کتاب یا پُرزہ نہ پایا یقین ہی کہ جب سے جہازیوں نے ایربس اور ٹیرر جہازوں کو چھوڑا تبھی سے جزیرہ ء رکنگ ولیئم کی اُتّر اور پچھم اطراف میں یعنے فیلکس اور کروزیر ٹھہانے میں

اِسکیمو لوگ نہیں گئے تھے اگر وے لوگ جاتے تو یقیناً سب اسباب اُٹھا لے جاتے کپتان میکلینٹاک صاحب کا گمان یہہ تھا کہ اگر جہاز اب تک ہیں تو بلاشک کروزیر اور ہرشل مُہانوں کے کسی جزیرہ میں رُکے ہونگے *

یہہ جاننا بہت مناسب ہی کہ سر جان فرنکلن صاحب اور اُسکے ساتھیوں نے کس طور پر سفر کیا سنہ ۱۸۴۵ عیسوئی میں جب وے واکر نامے راس میں پہنچے سمندر کے جم جانے کے سبب سے دکھن پچھم کے کونے میں نہ جا سکے تو ولنگٹن مُہانے میں گئے جیسا اُوپر مذکور ہوا ہی اور کارنولس اور بیتھرسٹ نامے جزیروں سے ہوکر لوٹ آئے اور جاڑے کا موسم جزیرہ بیچی میں کاٹا سنہ ۱۸۴۶ عیسوئی میں وے پھر واکر نامے راس کی طرف سے گئے اُس وقت بھی سمندر کو جما ہوا دیکھا مگر اُسکے پیل مُہانے کا پانی بہتا ہوا پایا اُس میں اُن کے جہاز چلنے لگے اور اُسی راہ سے دکھن طرف پانچ سو میل جزیرہ رکنگ ولیئم تک گئے بڑے تعجب کی بات ہی کہ اِتنی دور کا پانی رواں تہا مگر آگے بڑھ کر اُن کے جہاز برف میں پھنس گئے سر جان فرنکلن صاحب کو یقین ہوا ہوگا کہ سمندر کا بہتا پانی فقط ستّر میل دور ہی اور جب جاڑے کا موسم گذر جائیگا تو میں یقیناً اُس سمندر میں پہنچ جاؤنگا مگر جب جاڑے کا موسم گذر گیا تو بھی راہ نہ کُہلی جس سال صاحب نے وفات پائی اُسی سال یعنے سنہ ۱۸۴۷ عیسوئی میں جہاز فقط بیس میل آگے بڑھے جب یہہ جہاز ولایت سے چلے تھے تب تین برس کے لیئے ان پر خورش

لادي گئي تھي اُس میں سے اڑھائي برس گذرا تھا صرف چھہ مہینے کي خورش باقي رہ گئي تھي سو وہ بھي خراب خستہ ہو گئي ہوگي جہازي سنہ ۱۸۴۸ عیسوئي کے اپریل مہینے کي بائیسویں تاریخ تک جہازوں پر رہے بعد اِس کے اُن کو چھوڑ کر خشکي پر اُتر پڑے اور آخر ۂ کار آہستہ آہستہ جہاز آپ ھي آپ بہتے ہوئے سمندر میں چلے گئے اِس طور پر یہہ بات معلوم ھو گئي کہ بحر ۂ شمال سے ھوکر بچھم کے مُلکوں میں جانے کے لیئے راہ ھی *

اگرچہ بحر ۂ شمال کي راہ آشکارا ھو گئي تو بھي دونوں سمندروں کي لہروں کے آنے جانے اور پاني کے یخ بست ھو جانے کے باعث اُس راہ سے آمد و رفت نامُمکن ھی کبھي کبھي جب بڑا طوفان ھوتا ھی تو یہہ یخ رواں بھي ھوتا ھی اِس لیئے گمان غالب ھی کہ وے دونوں جہاز اپنا۔ے وکٹوریا کي راہ سے آہستہ آہستہ بہکر بحر ۂ رواں میں جا پہنچے کئي جہازي ناخدا اُس نشان تلک جو دونوں سمندروں کي لہروں کي ٹکّر کے باعث پیدا ھوتا ھی گئے پر ایک سمندر سے دوسرے سمندر میں آج تک جہاز کوئي نہیں لے گیا اوپر مذکور ھوا کہ مکلور صاحب بحر ۂ مشرق اور شمال سے ھوکر نشان ۂ مذکور تک پہنچا اور وھاں اُس کا جہاز دو تین برس تک پھنسا رھا آخر ۂ کار مکلور صاحب معہ اپنے ھمراھیوں کے بحر ۂ شمال اور مغرب میں رزولوٹ نامے جہاز پر صحیح و سالم پہنچا پر اُس کا جہاز یخ میں رھیں رہ گیا *

چھٹویں فصل *

کلمبس صاحب کا احوال

مُلک ء امیریکا جو دنیا کا چوتھا حصّہ ہی اور جسکے وجود سے کسی کو آگاہی نہ تھی وہ اسی صاحب نامی کے وسیلہ سے جانا گیا صاحب کا اصلی نام کرسٹوفر کولن تھا بعد ازاں کلمبس نام سے مشہور ہوا وہ مُلک اِٹلی کے شہر ء جنوا میں سنہ ۱۴۳۶ عیسوئی میں پیدا ہوا اُس کا باپ مرد ء مفلس تھا اِس لیئے تعلیم و تربیئت اُسکی اچھی طرح سے نہ ہو سکی باوجود اِس کے وہ کسی نہ کسی طرح سے ایام طفولیئت میں علم ء ریاضی اور لٹین زبان کی تحصیل میں فی الجملہ کوشش کرتا تھا سوا اِسکے علم ء جغرافیہ کی کتابوں کی طرف زیادہ توجہ رکھتا تھا پدوا کے صدر مدرسہ میں چندے قیام رکھتا تھا اور وہاں علم ء ہیئت وغیرہ سے جو جہاز رانوں کو ضرور ہیں آگاہ ہو گیا پدوا کے مدرسہ کو چھوڑکر ایک جہاز کا جو شہر ء جنوا سے [illegible] میں چ[illegible] ملاح ہوا اور [illegible] اپنی خوشایانتی [illegible] سے [illegible] ملک [illegible] عیسوی کے قریب [illegible] وہاں [illegible] نام صاحبہ ایک [illegible] کے جہاز پر دور دور [illegible] و تری کے جو

اُسنے بنائے تھے کلمبس کے هاتھہ لگے وہ اِن نقشوں کو نہایت شوق اور
رغبت سے دیکھتا تھا اور ملّاحوں سے جو افریقہ کے پچھم سفر کر چُکے
تھے بہت گرم جوشي سے گفتگو کرتا تھا اُن دنوں اٹلنٹک سمندر کي
پچھم طرف سے کوئي واقف نہ تھا بعض لوگ جانتے تھے کہ اُسکي حد
نہیں هے اور اگر هو تو جاپان اور هندوستان اور ایشیا کے مُلکوں
میں هے کلمبس نے کرہ ء ارضي کي شکل کو دیکھہ کر قیاس کیا کہ
اگر کوئي جہاز اٹلنٹک سمندر کي پچھم طرف هوکر جائے تو یقین
هے کہ کوئي ٹاپو یا هندوستان مِلے *

جن دنوں تک وہ ایسا خیال کرتا تھا اُن دنوں میں وہ افریقہ کے
مُلک گني اور کنیري کے جزایر میں بار بار گیا *

جب وہ اپنے گھر میں رھتا تھا تب نقشے کھینچکر اپني اوقات
بسري کرتا تھا جب اٹلنٹک کي پچھم طرف سفر کا مفاد سوچ چُکا
تھا تب یہہ چاھتا تھا کہ کسي بادشاہ کي طرف سے کوئي جہاز مِل
جاوے تو اِس امر کو دریافت کروں چنانچہ پہلے پُرتگال کے بادشاہ
سے گذارش کي لیکن اُسنے اُسکي درخواست کو نامنظور کرکے اُسکے
ساتھہ بدسلوکي کي تب اُسنے چاھا کہ بادشاہ ء انگلنڈ سے مدد لے مگر
جب اُسکا بھائي انگلستان کي طرف جاتا تھا تب سمندر کے ڈاکوؤں
کے هاتھہ میں پڑا اِسلیئے انگلنڈ جانے کے اِرادے سے باز رہا آخر کار
پُرتگال کو چھوڑکر کلمبس مُلک ء اِسپین میں گیا کہ وهاں کے فردننڈ
بادشاہ اور ملکہ ء ازبیلا سے اِس امر میں خواھاں اعانت هو جسب

بادشاہ اور ملکہ نے اُسکي گذارش عالموں کے سامنے پیش کي تب
اِسپر ھنسنے لگے اور اِس بات کو بیدیني اور نا خداترسي سمجہا اِسکے
بعد اُسکا اِرادہ ھوا کہ فرانس کے بادشاہ سے اِس بات کي درخواست
کرے جب وہ فرانس کي طرف چلا جاتا تھا تب وہ ایلک دوست
پیریز صاحب نامے کے پاس گیا اور اپني سرگذشت اور مقصد اُسپر
ظاھر کیا صاحب ء مذکور یہہ بات سنکر رنجیدہ خاطر اور غمگین ھوا
اور اِس بات کے لیئے بمنّت پیش آیا کہ وہ اُس مُلک کو نہ چھوڑے
اُسکے خیال میں یہہ بات تھي کہ ملکہ میرے کہنے سے اِس گذارش پر
توجہہ کرینگي چنانچہ پیریز صاحب نے ملکہ کے پاس جاکر سب
احوال اُسکے حضور میں عرض کیا ملکہ ء اِزیبلا کلمبس کے منصوبے کو
سنکر بہت متعجب ھوئي اور فوراً اُسکے خیال میں یہہ بات آ گئي
کہ اِس امر میں کوشش کرنا ھمارے مُلک کے مزید عزت کا سبب ھوگا *

بعدہٗ بادشاہ اور ملکہ نے کلمبس کے سفر کرنے کا بندوبست کیا اور
میر ء بحر کا درجہ اُسکو دیا اور فرمایا کہ جو جو مُلک اِسکے وسیلے
سے پائے جاوینگے اُن سبھوں کا وہ حاکم ھوگا اور سوا اِسکے موتي و جواھرات
و سونے اور چاندي یا اور قیمتي چیزوں کي قسم سے جو کچھہ مایگي
اُسکا دسواں حصّہ اُسکو دیا جائیگا اور یہہ بات بھي قرار پائي کہ جو
کچھہ اِس سفر میں خرچ پڑے اُسکا آٹھواں حصّہ وہ دیوے اور جو
منافع ھو اُسکا آٹھواں حصّہ لیوے اِس شرط پر فردیننڈ اور اِزیبلا نے
ماہ ء اپریل کي سترھویں تاریخ سنہ ۱۴۹۲ عیسوئي میں اِس اقرار
نامہ پر دستخط کیا تین چھوٹے جہاز اِس سفر کے واسطے طیار کیئے
گئے مگر ان جہازوں کے واسطے پہلے ملاح نہیں ملتے تھے کیونکہ سب

آدمي اِس جہاز کے خوفناک ملاحي کرنے سے مُنکر ہوتے تہے آخر الامر ایک دولتمند نا خدا کي مدد اور کوشش سے ملّاح بہم پہنچے اور اُس دولتمند ناخدا نے معہ اپنے بہائي کے کلمبس کا ساتھہ دیا *

تیسري آگست سنہ ۱۴۹۲ عیسوئي میں کلمبس روانہ ہوا اور پہلے دکھن پچہم کي طرف ہوکر جزیرہ کنیري کو گیا بعد اُسکے ٹھیک پچہم کي طرف منزل پیما ہوا چند روز و شب جہاز برابر چلا گیا اور خشکي کہیں نظر نہیں آئي تب ملّاح لوگ رنج اور خوف کے مارے گڑگڑانے لگے بعض وقت کلمبس اُن لوگوں کو ڈانٹتا تہا اور بعض وقت اُنکي دلجوئي کرتا تہا مگر جب خراک قریب اختتام تہي تب وے لوگ آپس میں مشورہ کرتے تہے کہ کلمبس کو سمندر میں پہینک کر اپنے وطن کو لوٹ چلیں اور وہاں پہنچکر کہیں کہ وہ یکایک سمندر میں گر پڑا *

ساتویں اکتوبر روز ایکشنبہ سنہ مذکور کو صبح ہوتے هي نینا نامے جہاز پر جو اور جہازوں کے سامنے تہا ایک جھنڈا کھڑا کیا گیا اور ایک دفعہ توپ اِس غرض سے سر کي گئي کہ سٹیوالے جانیں کہ زمین کہیں نظر آئي بادشاہ نے عہد کیا تہا کہ جس کي نظر پہلے زمین پر پڑیگي اُس کو انعام ملیگا جب کلمبس کا جہاز اُس جگہہ میں جہاں نینا جہاز تہا پہنچا تو اُسنے دریافت کیا کہ وہاں خشکي نہیں هي مگر جس طرف چڑیوں کو اُڑتے ہوئے دیکھا اُسي طرف اِس خیال سے اُسنے چلنیکا قصد کیا کہ شاید وے خشکي کي طرف اُڑتي ہوں غرض اُسي طرف جاتے جاتے معتدل اور فرحت بخش

بہتی ہوئی ہوا ملی اور سمندر کی گھاس نہایت ہری دکھائی دی اور زمین کی چڑیاں پکڑی گئیں باوصف اِسکے ملاحوں کو کسی طرح سے یقین نہیں تھا کہ زمین ملیگی اور گڑگڑانے سے باز نہ رہتے تھے اور نالہ و فریاد کرتے تھے کلمبس حتےالوسع اُن لوگوں کو تسلی و تسکین دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تم لوگ گھبراؤ مت بڑی دولت پاؤگے اور ابھی کیونکر لوٹیں اِسی طرح چلتے چلتے یقین ہی کہ خدا کی مدد سے ضرور ہندوستان میں پہنچیںگے *

پہلی اکتوبر سنہ مذکور میں خشکی کی نزدیکی کے صاف نشان معلوم ہوئے اور سب لوگ مطمئن اور دلیر ہوئے ایک بینت اور ایک ٹکڑا لکڑی کا لوگوں نے سمندر سے نکالا اِسکے سوا ایک چھڑی جو کسی تیز ہتھیار سے بنائی گئی تھی اور ایک تختہ اور درخت کی ایک شاخ جس میں سُرخ پھل لگے تھے ملی ایسے ایسے نشانوں سے کلمبس نے یقین کیا کہ زمین بہت نزدیک ہی اِسلیئے شام کی عبادت کے بعد اُسنے اپنے جہاز کے ملاحوں کو جمع کرکے کہا کہ خدا نے ہم لوگوں پر کیسی مہربانی کی کہ خیریت کے ساتھہ یہاں تک پہنچایا اب یقین ہی کہ ہم لوگ عنقریب خشکی میں پہنچینگے میں نے جو بات کہ کنیری ٹاپو میں کہی تھی تم لوگوں کو یاد دلاتا ہوں کہ جس وقت ہم ایک ہزار پچاس کوس پچھم کی طرف جا پہنچیںگے سو اُس وقت چاہیئے کہ ہم لوگ رات کو تھم جایا کریں اور دن کو سفر کیا کریں مجھے اُمید ہی کہ اِسی رات کو زمین ملیگی اِس لیئے چاہیئے کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہہ میں جاگتے رہیں *

اُسی شب کو دس بجے کے عمل میں جب کلمبس نے سمندر پر نگاہ کی تو قیاس کیا کہ دور سے کچھہ روشنی دکھائی دیتی ہی

لیکن جب دو همراهیوں کو دیکھنے کے لیئے بُلایا تو وہ روشني جلد
غائب هو گئي آسي شب میں دو بجے رات کو نینا نامے جہاز کے
ایک ملّاح نے کہا کہ میں خشکي کو دیکھتا هوں جب صبح هوئي
آنهوں نے ایک بڑا ٹاپو جو مُسطح اور سبز درختوں سے بھرا اور
دیکھنے میں بہت آباد تھا دیکھا ٹاپو کے بہت لوگ سمندر کے کنارے
پر فورًا جمع هو گئے اور جہازوں کو دیکھکر جو اُنکے ذهن میں جاندار
تھے متعجب هوئے في الفور کلمبس اور کپتان صاحب اور جمیع ملّاح
مسلح هوکر جہاز پر سے آتر پڑے جب خشکي پر آئے تب آنهوں نے
گھٹنے ٹیک ٹیک کر خدا کي شکرگذاري کي بعدہ کلمبس نے کھڑے
هوکر آس ٹاپو کا نام سینٹ سالوڈور رکھا وہ بالفعل جزیرہ ء کاٹ
کہلاتا هے اور جزیرہ ء بہامس میں شامل هے *

اِس ٹاپو کے رهنیوالے سب ننگے اور دیکھنے میں نہایت نیکبخت
اور بھولے تھے آنهوں نے تصور کیا کہ یہہ مسافر لوگ آسمان سے آترے
هیں اور نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھہ پیش آئے صبح کو کلمبس وهاں
سے روانہ هوکر اُتّر دکھن کے کونے پر گیا اور وهاں بہتیرے جزیرے آسے
ملے منجملہ آسکے ایک جزیرہ ء کیوٗبا نامے جو طول و عرض میں قریب
اِنگلستان کے تھا آسنے دیکھا پانچویں دسمبر سنہ ء مذکور کو ایک بڑا
ٹاپو هیٹي نامے آسکو نظر آیا اور آس پر آترکر آسنے ایک قلعہ تعمیر
کیا کلمبس یہہ چاهتا تھا کہ آن جزایر کے حاکموں سے زابطہ پیدا کرے *

بعد آسکے وہ آن اطراف کو چھوڑکر اپنے مُلک کا عازم هوا وقت
مراجعت کے اثنا ء راہ میں هرچند بڑے خطرے میں پڑا مگر

پندرھویں مارچ سنہ ۱۴۹۳ عیسوئي میں صحیح و سالم اپنے وطن کو پہنچا لوگ اسکو دیکھکر نہایت خوش اور متعجب و متحیر ہوئے اور جیسي تعظیم و تکریم کہ بادشاھوں کي ھوتي ھی اسکي کي اسوقت بادشاہ اور ملکہ ء اسپین شہر بارسلونا میں تھے وہ اِسي طرف راھي ھوا جب شہر کے اندر پہنچا تو بہت سے امیر و حکام اسکے اِستقبال کو آئے اور نہایت شان و شوکت سے اسکو بادشاہ کے حضور میں لے گئے اسنے بادشاہ کے حضور اپنے سفر کي کیفیت مفصل عرض کي اور جو جو چیزیں ان ملکوں سے لایا تھا وہ سب اسنے حضور میں پیش کیں اور طرح بطرح کے مصالح اور سونے اور آب و ھوا اور زمین کي تازگي کي بابت کچھہ ذکر کیا اور ان ملکوں کے چھہ آدمي جو وہ اپنے ساتھہ لے آیا تھا ان کو دکھلایا اور ان کي چال چلن اور خورش و پوشش اور زیورات کي بابت کچھہ بیان کیا جب یے باتیں ختم ھو گئیں تب سب لوگوں نے اٹھکر گھٹنے ٹیک کر خدا کي شکرگذاري کي کہ ایک نئي دنیا کا وجود ظہور میں آیا *

چند روز تک کلمبس اور اسکے ھمراھیوں کي لوگ تعظیم کرتے رھے علي الخصوص کلمبس کي امیروں نے بڑي تعظیم کي تھوڑے دن کے بعد کلمبس نے پھر سفر کي طیاري کي اور ۱۵ یا ۲۵ سپٹمبر ۱۴۹۳ سنہ عیسوئي کو وہ تین بڑے اور چودہ چھوٹے جہاز اپنے ساتھہ لیکر روانہ ھوا اِس سفر میں اسنے اور ملک بھي پائے لیکن جب اس قلعہ کے پاس جو اسنے پہلے سفر میں بنوایا تھا پہنچا تو معلوم ھوا کہ جن آدمیوں کو قلعہ میں چھوڑ گیا تھا وہ لوگ اپنے طمع و بدسرشتي و جنگجوئي کے سبب سے وھاں کے رھنیواﺅں کے ھاتھہ مارے گئے اسنے از سر نو اس جگہہ کو آباد کیا چند شخص جو بد اطوار تھے کلمبس کے

خلاف و مرضي اپنے وطن کو چلے گئے اور وهاں جاکر اُنھوں نے اُسکي شکایتیں کیں کلمبس بهي اُنکي سزادهي کو لوٹ آیا بادشاہ اور ملکہ نے کلمبس کي دلجوئي کي اور تیسرے مرتبہ اُسکو پھر سنہ ۱۴۹۸ عیسوئي کو روانہ کیا جنوبي امیریکا کے مُلک پیریا میں اُترا اور وهاں اُسکو معلوم هوا کہ جن جزایر کو اُسنے پہلے پائے تھے اُن میں بسبب ساکنان و مُلک اِسپین کے جو وهاں بس گئے تھے بہت لڑائي اور جھگڑے پیش هیں اور وہ جزایر نہایت برسرتباهي هیں لوگوں نے کلمبس کو موجب تباهي کا اِن جزایر کے ٹھہرایا اِسپین میں جو کلمبس کے دشمن تھے اُن لوگوں نے برسرخصومت آکر بادشاہ کو بہکایا کہ وہ ایک کمشنر ان ٹاپوؤں کے تصفیہ کو امیریکا میں بھیج دیوے ~~چنانچہ بادشاہ نے اُن لوگوں کے~~ بہکانے سے ایک شخص کو کمشنر کرکے روانہ کیا اُس کمشنر نے جزایر و هیٹي میں پہنچکر فوراً کلمبس اور اُسکے دو بھائیوں کو گرفتار کرکے پابزنجیر کیا اور مُلک و اِسپین میں بھیج دیا جب یے تینوں اِسپین میں داخل هوئے تب اُس مُلک کے سب لوگ کمشنر سے بہت ناراض هوئے اور اُن تینوں کي حالت پر متاسف هوئے بادشاہ و ملکہ نے بهي مہرباني فرماکر فوراً حکم رهائي اور تعظیم کا اُنکي کیا اور کمشنر سے بہت ناخوش هوئے کہ همارے نام سے اِن لوگوں پر کیوں ایسي زیادتي اور سختي کي اور حکم کیا کہ جن لوگوں نے ایسي زیادتي کي هی وہ سزا پاوینگے باوجود اِسکے کلمبس جزیرہ و هیٹي کا گورنر پھر جلدي نہیں مقرر کیا گیا *

سنہ ۱۵۰۲ عیسوئي میں کلمبس نے چوتھي مي کو چوتھي دفعہ

پھر سفر کیا اور جنوبی امیریکا کی طرح بطرح کی جگھوں پر اُترا۔ مگر اپنے جہاز کے بے مرمت ہونے کے سبب سے نئے مُلکوں کو تلاش نہ کر سکا اور سوا ایک جہاز کے اِسکے سب جہاز بیکار تھے اِسلیئے اُنکو چھوڑکر ایک ہی جہاز پر اپنے وطن کو لوٹ گیا وھاں پہنچکر اُسنے سنا کہ اُسکی قدرداں ملکہ ء اِزیبلا اِنتقال فرما گئی فرزند بادشاہ نے اُسکے جاہ و جلال کو دیکھکر رشک و حسد کیا اور چاہا کہ اُسکی قدر و منزلت کو مِٹا دیوے اور جیسا کہ چاہیئے ویسا عہدہ اور انعام پہہ نہ پاوے مگر بادشاہ ء مذکور اُسکی عظمت و جلال کے مِٹانے میں عاجز آیا آخرالامر کلمبس باعث مفلسی کے تنگ حال ہو گیا اور رفتہ رفتہ اعزاز میں اُسکے یہاں تک تنزلی آئی کہ وہ سرائے میں قیام رکھتا تھا اور کبھی کبھی روزمرہ کے خرچ کو نہایت تکلیف اُٹھاتا تھا لاچار اور افسردہ خاطر ہوکر انواع اقسام کے مصائب اُٹھاکر ول لاڈولق شہر میں ۲۰ می سنہ ۱۵۰۶ عیسوئی کو جان بحق تسلیم ہوا *

یے نئے مُلک جو کلمبس نے پائے تھے وہ جزایر ویسٹ اِنڈیز اور جنوبی امیریکا تھا کلمبس نے سمجھا تھا کہ یہہ مُلک ایشیا یا ھندوستان کا ایک حصّہ ھی پر اُسکی وفات کے دس برس کے بعد اُسکا حقیقی حال ظاہر ہوا اور ایک شخص فلارنس کے رہنیوالے امیر یگوسپوچی آمی نامے نے اِس تمام مُلک کا امیریکا نام رکھا لیکن بہتر ہوتا کہ اُس کا نام کلمبس ہوتا *